Novel Hi Novel & Online Web Channel

عنوان	سیاں سُپر سٹار
لکھاری	رمشا انصاری
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول"اور"آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول"اور"آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

سیاں سُپر سٹار

رمشا انصاری کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

یہ منظر دنیا کے مشہور سنگر کے میوزک کانسرٹ کا تھا۔ جس کے درمیان میں وہ ڈری سہمی نازک سی لڑکی کھڑی تھی۔ چاروں جانب لوگوں کا ہجوم تھا ایسا معلوم ہوتا جیسے چیونٹیاں کسی میٹھی چیز پر جھپٹی ہوئی ہوں۔ اس کے تھوڑے فاصلے پر وہ لمبا چوڑا مرد گٹار ہاتھ میں لیے اسے دیکھ کچھ گنگنا رہا تھا۔ وہ اس وقت سفید رنگ کی گھیر دار جالی والی فراک پہنی ہوئی تھی۔ کمر تک آتے سنہرے بالوں میں پیچھے کی طرف سفید پھول لگے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ہوا میں بھی اس کے ماتھے پر پسینہ چمک رہا تھا۔ خوبصورت سراپا اور سفید رنگت والی اس لڑکی کو دنیا رشک سے دیکھ رہی تھی۔ لوگوں کی نظریں اپنی جانب محسوس کیئے وہ نظریں بھی نہیں اٹھا پا رہی تھی۔ اس کی پلکیں لرز رہی تھیں۔ جب ہی گانا گاتے وہ خوبرو نوجوان اس کے قریب آیا تھا۔ اس نے پلکیں اٹھائے اسے دیکھا تھا۔ وہ اس دنیا کا سب سے حسین مرد تھا۔ اس کا کسرتی جسم اور خوبصورت نین نقش دیکھ وہ لڑکی جیسے اس میں کہیں کھو گئی تھی۔ وہ لڑکا مسکراتا ہوا اس کے سامنے گھٹنے ٹیک گیا تھا اور پھر فضا میں لوگوں کا شور گونجا تھا۔ اس لڑکے کے بیٹھتے ہی اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا تھا اتنے شور وغل میں اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے؟ لڑکے نے کوٹ کی جیب سے ایک خوبصورت سی ڈبیہ نکال کے اس کے سامنے کی تھی جس میں سے نکلتی ہیرے کی روشنی سے اس کی

آنکھیں چندھیا گئیں تھیں۔ فضا میں ایک بار پھر شور گونجا تھا۔

ول یو میری می؟ بیوٹی فل گرل! آئی لو یو سو مچ پلیز ایکسیپٹ می اینڈ مائی لو۔

Will You Marry Me? Beautiful Girl!I Love You so much please accept me And My Love

اس لڑکے نے خوبصورت لب ولہجے سے اسے پرپوز کیا تو مانو وہ شاکڈ سی رہ گئی تھی۔ حیرت کے مارے منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔ لوگ صدائیں لگا لگا کے کہہ رہے تھے کہ وہ جلدی سے سامنے کھڑے سپر سٹار کو ایکسیپٹ کر لے اور پھر اگلے پل اس نے اپنے ہاتھ کی تیسری انگلی شرماتے ہوئے اس کے آگے کر دی تھی۔ گہری مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر لادے اس لڑکے نے اسکی انگلی میں ہیرے کی انگوٹھی پہنائی اور اس کے روبرو کھڑا ہو گیا۔ اس بار پبلک نے پوری جان وشان سے تالیاں بجائی تھیں۔ چاروں جانب سے شور اور تالیاں کی آواز سن وہ خوشی سے پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی تھی۔ اس کا ہاتھ تھامے وہ لڑکا آگے بڑھا تھا۔ لوگوں کے ہجوم کو چیرتے وہ شہزادہ شہزادی باہر نکل رہے تھے۔ چاروں

جانب سے کیمرے کے فلش ان دونوں پر پڑ رہے تھے۔ ہر کسی کی خواہش تھی کہ دنیا کے سب سے خوبصورت جوڑے کی تصویر اپنے پاس قید کر لیں۔

وہ دونوں چلتے چلتے ایک خوبصورت جھیل کے پاس آ گئے تھے۔ چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا ایسا لگتا جیسے جھیل اور چاند کے بیچ مقابلہ چل رہا ہو کہ دیکھتے ہیں کون کتنا خوبصورت لگتا ہے۔ تیز ہوائیں اس ماحول کو مزید دلکش بنا رہی تھیں۔ چاند کی چاندنی میں جھیل کا رنگ گہرا نیلا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے جھیل کے کنارے ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گئے تھے۔

کب سے خاموش ہو کچھ تم بھی بولو۔ لڑکے نے اپنی شہادت کی انگلی سے اس کی تھوڑی اٹھائی تھی جو شرم کے باعث نیچے جھکی ہوئی تھی۔

میں آج بہت خوش ہوں اتنا بڑا سپر سٹار میرا سیاں بن گیا مجھے اور کیا چاہیے۔ اس نے ایک شرمیلی مسکان سے کہتے خوشی سے اپنے دانتوں تلے نیچلا ہونٹ دبایا تھا۔

اور میں بھی بہت خوش ہوں کہ مجھے اتنی خوبصورت، سگھڑ اور ذہین لڑکی ملی۔ لڑکے نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے لبوں پر لگایا تھا۔ اس کی بات سن لڑکی نے سکون سے آنکھیں موند کے سر اس کے کندھے سے ٹکا لیا تھا۔

اب بتائو تمہارے گھر کب آئوں تمہاری امی سے بات کرنے۔ اس کا ہاتھ تھامے مقابل نے سنجیدگی سے کہا تو اس کا دل ایک سو بیس واٹ کی رفتار سے دھڑکنے لگا۔

جب آپ کا من کرے۔ وہ ایک بار پھر شرمائی تھی۔

ٹھیک ہے میرا دبئی میں ایک کانسرٹ ہے اور پھر اس کے بعد مجھے جرمنی جانا ہے بزنس کے سلسلے میں اس کے بعد فوری پاکستان آئوں گا تمہارے گھر تمہیں لینے۔ مقابل نے محبت سے کہا تو اس نے اپنی لمبی مخروطی انگلیاں اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسا کے گرفت مزید مضبوط کر دی۔

آپ کی آواز اتنی پیاری ہے دنیا آپ کو اور آپ کی آواز کو چاہتی ہے میرے لئے کوئی گانا نہیں گائیں گے۔اس نے خفگی سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائے سوچ میں پڑ گیا۔ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرتے اس نے اپنا سیاہ کوٹ اتارے نازک سی لڑکی کے شانوں پر ٹکایا تھا۔اب وہ سفید رنگ کی شرٹ میں ملبوس تھا۔آستینوں کو کہنیوں تک چڑھائے اس نے گنگنانا شروع کر دیا تھا۔

وہ دونوں ہاتھ کا پیالہ بنائے اپنا چہرہ تھامے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔کتنا خوبصورت تھا وہ اور کتنا خوبصورت گاتا تھا۔آگر اس کی دوستیں اتنے ہینڈسم بندے کو دیکھ لیتیں تو جل بھون جاتیں۔اس کی مسکراہٹ بھی قاتل تھی اوو میں تو نام پوچھنا ہی بھول گئی ان سے ۔یہ سوچتے وہ ابھی نام پوچھنے والی تھی کہ جب لگا کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو

کسی نے اس کی خوشیوں کو نظر لگا دی ہو۔کسی نے پانی کا جگ بھر کے اس کے اوپر ڈال دیا تھا۔

"اٹھ جا نیستی پورا دن پڑی سوتی رہے گی کیا؟" اس کی سماعتوں میں اماں کی آواز گھلی تو وہ جھٹ سے آنکھیں کھول کر چھت کو دیکھنے لگی، کتنا پیارا خواب دیکھ رہی تھی وہ آگر اماں نہ اٹھاتیں تو آج اس کا نام پوچھ کر ہی رہتی۔

"اب کیا چھت کو گھورتی رہے گی یا اٹھے گی بھی؟ دن بھر تیرا یہی کام ہے ناول پڑھنا اور سو کے خوابوں میں شہزادے دیکھتے رہنا جیسے تجھ میں سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں آئی وڈی شہزادے والی" اماں نے بیڈ سے تکیہ اٹھا کے اس کے منہ پر دے مارا تو منہ کے بجائے اس کا صدمہ ہی ٹوٹ گیا۔

"کیا ہے اماں طعنے مارنے کے علاوہ آپ کو کچھ کرنا نہیں ہوتا؟" اس نے بیڈ سے اٹھتے رونی صورت بنا کے اماں کو دیکھا۔

"زیادہ ڈرامے بازیاں نہ کر چل اٹھ اور جا کے نہا، شام میں رشتے والے تجھے دیکھنے آرہے

ہیں، زرا سلیقے سے تیار ہو جانا کہیں پچھلے والوں کی طرح انہیں بھی بھگا دے" اماں کا تو غصہ آج ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا اور کیسے لیتا ان کی ما ہان بیٹی کی حرکتیں ہی کچھ ایسی تھیں، پوری رات ناولز پڑھ کر بستر میں منہ دبا کر کھی کھی کرتی رہی اور اب دن چڑھے تک پڑی سو رہی تھی۔

"اماں کیا مصیبت ہے یار، ہر روز کوئی نیا رشتہ، آپ کو کیوں میری شادی کرنے کی اتنی جلدی ہے، آپ کی کوئی اولادوں کی لائن بھی نہیں لگی ہوئی کہ سمجھ آئے کہ سب کو سر سے بوجھ کی طرح اتارنا ہے، آپ کی دو ہی تو بیٹیاں ہیں پھر بھی آپ کو ہم بوجھ لگتی ہیں" اس نے بھولی بھالی صورت بنا کے اماں کو دیکھا تا کہ اماں اس کے باتیں سن کر زرا ایموشنل ہی ہو جائیں لیکن نہ بھئی وہ اماں ہی کیا جو اس کی بات سن کر ایموشنل ہو جاتیں۔

"ہٹ کم بخت، تو کوئی حور پری تو ہے نہیں جو تیرے لئے رشتوں کی لائن لگی رہے گی، بیٹی جتنی جلدی اپنے گھر کی ہو جائے اچھا ہے، آج کل کا ماحول ویسے بڑا خراب ہے۔ اماں اس کے منہ پر بولتی کمرے سے نکل گئیں۔ اماں کی بات سن کر اس کا منہ بن گیا تھا لیکن بولی

کچھ نہیں بدلے میں اماں کی چپل ہی منہ پر پڑنی تھی۔اس نے نظریں گھما کر کمرے میں دیکھا کشف بیڈ کی دوسری طرف فرش پر تھکی ہوئی سو رہی تھی جس کا مطلب تھا وہ اسکول سے آگئی تھی اور جب وہ اسکول سے آتی تھی تو یونہی بے خبر ہو کے سو جاتی تھی۔

"اوو تب ہی بولوں اماں کو اتنا غصہ کیوں آرہا ہے" اس نے سامنے دیوار پر نظر ڈالی جس سے الماری لگ کر کھڑی تھی الماری کے اوپر ہی بڑی سی پرانی گھڑی دن کے تین بجا رہی تھی، ٹائم دیکھ کر اس نے دانتوں تلے زبان دبائی اور نہانے کے لئے کپڑے نکالنے لگی۔

@@@@

سورج اپنے زوال کی جانب گامزن تھا، شام کے نیلے سائے سنہری دھوپ کو سمیٹ رہے تھے۔وہ بھی سرخ رنگ کا قمیض شلوار پہنی آئینے کے سامنے کھڑی تھی اس کو دیکھ کر یوں گمان ہو رہا تھا جیسے آج اس کی شادی ہو لیکن آج اس کی شادی ہر گز نہیں تھی بلکہ اس کو دیکھنے کچھ لوگ آرہے تھے، ہر بار ایسے موقعوں پر فنکاریاں کرنا وہ اپنا حق سمجھتی تھی

، گزشتہ رات جو اس نے ناول پڑھا تھا اس میں ہیروئن سرخ رنگ کا جوڑا پہن کر ہی رشتے والوں کے سامنے گئی تھی اور سرخ رنگ کے جوڑے میں ملبوس نازک سراپے اور خوبصورت نین نقوش والی ہیروئن کو ہیرو صاحب نے موقع پر ہی پسند کر لیا تھا کیونکہ سرخ رنگ ان کا پسندیدہ رنگ تھا بس اسی خوش فہمی میں مبتلا ہو کے ان میڈم نے بھی سرخ رنگ کا پرانا سا جوڑا زیب تن کر لیا جس میں وہ ناول والی ہیروئن کی الٹ ہی دکھ رہی تھی۔ پانچ سال پرانا جوڑا اس کے جسم پر ایک دم پھنس گیا تھا کیونکہ عمر کے ساتھ ساتھ جسم بھی بڑھتا رہتا ہے، وہ تھی تو اسمارٹ لیکن اس جوڑے میں کافی پھیلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں گہرا کاجل لگا ہوا تھا، رنگت زیادہ گوری نہیں البتہ صاف ستھری تھی۔ باہر سے آتی آوازیں سن کر پتا لگ رہا تھا کہ رشتے والے آ گئے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اماں اس کو بلانے کی وجہ سے اس کے کمرے میں آئیں تو اس کو دیکھ انہوں نے بڑی مشکل سے اپنی چیخ پر کنٹرول کیا۔ سرخ جوڑے میں کھڑی وہ کچھ یوں لگ رہی تھی جیسے آدھی رات کو سڑک پر کسی کو ڈرانا ہو۔

"یا میرے خدا یہ کیا حشر بنایا ہوا ہے؟؟ اماں نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

کیا ہو گیا اماں، اتنی پیاری تو لگ رہی ہوں! اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا پھر سنگھار میز سے کاجل اٹھا کر آنکھوں میں سیاہ ڈورے لگا لئے، تیسری چوتھی بار لگنے پر کاجل نے بھی اس سے پناہ مانگ لی تھی اور اس کی آنکھوں سے باہر نکلنے کی گستاخی کر گیا۔

"چڑیل لگ رہی ہے چڑیل، ہمیں زلیل کرانے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں آتا کیا تجھے؟" اماں نے اس کو غصے سے دیکھا اور پھر الماری کی طرف گئیں، الماری سے انہوں نے ہلکے سبز رنگ کا کاٹن کا سوٹ نکالا اور اس کی طرف آ کے اسے بازو سے پکڑ کر واشروم کی طرف دھکیلا۔

"جلدی جا منہ دھو کے یہ کپڑے تبدیل کر، اور خبردار اب منہ پر فالتو کا میک اپ تھوپا ، صرف ہونٹوں پر ہلکی سی سرخی لگانا، تجھ سے تو میں رات میں نمٹتی ہوں" اماں نے اسے للکارا تو وہ بچوں جیسی صورت بنا کے کپڑے اٹھا کے واشروم میں چلی گئ

"میرے خداا سے کوئی ایسا دینا جو اس کی بچکانی حرکتیں برداشت کرلے، قد نکل گیا اس کا مگر عقل ابھی تک گھٹنوں میں ہے" اماں نے ہاتھ اٹھا کے دعا مانگی اور پھر کمرے سے نکل گئیں کیونکہ باہر مہمان ان کا انتظار کر رہے تھے۔

کچھ وقت سرکنے کے بعد وہ دھلے ہوئے منہ اور سادے سے حلیے میں ہی دوسرے کمرے میں آئی تو صوفوں پر بیٹھی خواتین میں اس کو دیکھ کر ہلچل مچ گئی، اس حلیے میں وہ پہلے سے کئی گنا زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔

"ادھر آئو بیٹا یہاں بیٹھو" ایک خاتون نے اپنے برابر میں جگہ بناتے اسے بیٹھنے کے لئے اپنے پاس بلایا تو اس نے پورے کمرے میں نظریں گھمائی، مرد نام کا کوئی وجود یہاں موجود نہیں تھا بلکہ ہر رنگ کی عورتیں صوفے پر بیٹھ کر اس کا کن انکھیوں سے ایکسرا کر رہی تھیں۔ لڑکا تو یہاں موجود نہیں تھا اس لئے اس نے اپنی تھوڑی سی بچی کچی شرم و جھجک کو بھی پرے دھکیلا اور ان خاتون کے برابر میں بیٹھ گئی۔ اس کے سر سے دوپٹہ ڈھلک کر شانوں پر گر گیا تھا جسے دوبارہ پہننے کی اس نے زحمت نہیں کی۔

"کیانام ہے بیٹا تمہارا" اس کے برابر میں بیٹھی خاتون نے رٹا رٹایا جملہ اس کے سامنے بھی دہرایا جو وہ پہلے بھی کتنی لڑکیوں کی طرف جا کے بول چکی تھی حالانکہ انہیں پہلے سے ہی لڑکیوں کے نام پتا ہوتے تھے۔

"جی مجھے اجالا کہتے ہیں، اجالا صدیقی نام ہے میرا" اس نے بھی اپنا رٹا ہوا جملہ ان کے سامنے دہرا دیا جو وہ اکثر شو مارنے کے لئے اسکول میں بولتی تھی۔

"کتنا پڑھی ہوئی ہو؟" خاتون نے برا نہ مانتے ہوئے اگلا سوال داغا۔ اس نے آنکھیں پٹپٹا کے خاتون کو دیکھا۔

"جی میٹرک فیل ہوں، کیمسٹری کا پیپر رک گیا تھا میرا، رکا تو نائن کا بھی تھا لیکن وہ سپلی دے کر کلئیر کر لیا تھا، شاید حکومت کی مجھ سے کوئی دشمنی ہو گی جب ہی پانچ بار میٹرک کی سپلی دینے پر بھی انہوں نے مجھے کلئیر نہیں کیا" اس نے دوپٹہ اٹھا کے اپنے نا نظر آنے

والے آنسو صاف کیئے جب کہ خاتون نے اس کی بات سن کر سامنے بیٹھی رشتے کرانے والی خاتون کو دیکھا جس کے حساب سے اس لڑکی نے میٹرک میں ٹاپ کیا تھا۔اجالا ابھی بھی جھوٹے آنسو صاف کر رہی تھی جب ہی ان خاتون کو اس پر ترس آگیا،ان کے عمل سے لگ رہا تھا وہ ضرور لڑکے کی ماں ہیں۔

"کوئی بات نہیں بیٹا، میں نے سنا ہے جو لوگ اچھا پیپر دے کر آتے ہیں وہ فیل ہو جاتے ہیں اور جو کچھ بھی لکھ کے نہیں آتے وہ پاس ہو جاتے ہیں" وہ خاتون بھی اس کے دکھ کی برابر شریک دار بن گئی تھیں جب کہ اجالا کی ماں مبشرہ کا غصے سے برا حال تھا انہوں یہ رشتہ بھی انکار ہوتا ہوا دکھ رہا تھا۔

"اچھا بیٹا کام کیا کیا کر لیتی ہو تم؟" خاتون نے اگلا سوال داغا۔

"میں بس سوتی ہوں، کھاتی ہوں اور ناولز بہت سارے پڑھ لیتی ہوں یقین مانیں میں ایک گھنٹے میں دو ناولز تک پڑھ سکتی ہوں، کہیں دیکھی ہو گی آپ نے اتنی پھرتیلی لڑکی" وہ شوخ

سے ان کو بتانے لگی جب کہ برابر میں بیٹھی خاتون اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئیں وہ دکھنے میں جتنی سلجھی ہوئی سمجھدار لگ رہی تھی بات کرنے میں اتنی ہی پٹاخہ تھی۔

"ویسے آنٹی آپ لڑکے کو ساتھ کیوں نہیں لائیں؟ وہ کیا ہے نہ اب ہمیں آپ لوگوں کے جواب کا انتظار کرنا پڑے گا ورنہ لڑکا سامنے ہوتا ہے اور وہ اپنی ماں کو جانے کا اشارہ کرتا ہے تو میں اسی سے سمجھ جاتی ہوں کہ ہاں ہو گی یا نہ "اس نے اپنی بتیسی دکھاتے کہا تو سامنے بیٹھی خاتون کی برداشت ختم ہو گئی تھی۔

"یہ لڑکی ہے یا مذاق، ایسی لڑکی سے کون شادی کرے گا بھلا ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمیں زلیل کیا جا رہا ہو" وہ خاتون غصے سے بول کر صوفے سے اٹھیں تو ان کی دیکھا دیکھی ساری خواتین کھڑی ہو گئیں۔

"ارے بہن آپ خفا نہ ہوں یہ بچی ہے" مبشرہ بیگم شرمندگی سے بولنے لگیں۔

"بس کرو آئی بڑی بہن بولنے والی" ان خاتوں نے منہ پر مبشرہ بیگم کو جھڑ کا تو وہ آنسو پی کر رہ گئیں۔

"کسی نے کیا خوب کہا ہے آگر کسی انسان کی اصلیت دیکھنی ہو تو اسے غصہ دلادو، ماشااللہ سے ہم نے آپ کی بھی اصلیت دیکھ لی آپ جیسے لوگوں سے مجھے خود کو بھی کوئی رشتہ نہیں کرنا" وہ ابھی بھی ان کو جلانے سے باز نہیں آئی تھی، ہاتھ نچانچا کر بولتی وہ کوئی عجیب ہی مخلوق لگی، مبشرہ بیگم نے اس کی بات سن سر پیٹ لیا۔

"چلو یہاں سے" خاتون نے اس کی بات کو دانت پیس کر نظر انداز کیا اور اپنی ساتھی خواتین کو جانے کے لئے بولنے لگیں۔

"ایک منٹ یہ جو کب سے سموسے بسکٹ اور نمکو ٹھوس رہے تھے اس کے پیسے دے کر جائو ورنہ گھر سے باہر نہیں نکلنے دوں گی" ان کو باہر کی طرف بڑھتا دیکھ اجالا ان کا راستہ روک کے کھڑی ہو گئی۔

"چل ہٹ یہاں سے،اوبی بی اپنی بیٹی کا علاج کرائو" خاتون نے اجالا کو ہٹانے کے لئے ہاتھ چلائے لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"اجالا کیا تماشہ کر رہی ہو جانے دو ان کو" شرمندگی کے باعث مبشرہ بیگم سر بھی نہیں اٹھا پا رہی تھیں۔

"امی ان سے بولیں کہ ہمارے پیسے واپس کر دیں، ہم لڑکیوں کے باپ حرام نہیں کماتے جو یہ جا کے گھنٹوں بیٹھ کر ٹھونستے رہتے ہیں اور پھر آخر میں لڑکی میں کوئی نقص نکال کر انکار کر دیتے ہیں، آج ان سے پیسے نکلوائوں گی تو آئندہ ان کی ہمت نہیں ہو گی کسی کے گھر جا کے یوں کھانے کی اور پھر انکار کرنے کی، پہلے یہ لڑکی فائنل کریں گی پھر ہی اس گھر کا کچھ کھائیں گی" اجالا نے اپنا نظریہ بتایا تو ان خاتون نے غصے سے اس کو دیکھ کر پرس میں سے ہزار کا نوٹ نکالا اور پھر اسے دھکا دے کر وہاں سے نکل گئیں۔

"باجی اس لڑکی کی کبھی شادی نہیں ہو سکتی" رشتے والی آنٹی نے مبشرہ کو دیکھ کر غصے کا اظہار کیا اجالا کی وجہ سے آج اس کی فیس ہاتھ سے نکل گئی تھی

"ارینج میرج ہو گی بھی نہیں دیکھنا آپ لو میرج ہو گی میری، اور آپ یہ بار بار رشتے والوں کو نہیں لایا کریں میرا باپ کنگال ہو گیا ہے ان کے سامنے دستر خوان لگا لگا کے۔ اتنے وقت میں وہ پہلی بار سنجیدہ دکھی تھی، دل برداشتہ ہو گئی تھی وہ ہر بار کی انکاری سے، آج بھی ان تمام خاتون کے تاثرات دیکھ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ صرف مزے لینے آئی ہیں اور آج اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایسے لوگوں کو سبق سکھا کر دم لے گی، بھلے کسی بھی طرح وہ ناول کی ہیروئن جیسی نہیں بن سکتی تھی لیکن آج اس نے لڑکیوں کے لئے آواز اٹھا کے خود کو ان سے بھی برتر کر لیا تھا۔

حمید صاحب اور ان کی بیوی مبشرہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ عام سے علاقے کی اس گلی میں تین کمروں کے گھر میں کرائے پر رہتے تھے۔ یہ ڈبل اسٹوری مکان تھا جس کے گرائونڈ فلور پر حمید صاحب کی فیملی رہتی تھی جب کہ اوپر والے پورشن میں بھی ایک فیملی رہتی

تھی،ان کی فیملی بھی نیچے والوں کی فیملی جیسی تھی،ماں باپ اور ان کی دو بیٹیاں۔مائرہ اور رامین۔

مائرہ اجالا کی ہم عمر تھی جب کہ رامین کشف سے بھی چھوٹی تھی،چاروں لڑکیوں کی آپس میں خوب بنتی تھی۔شام ڈھلتے ہی چاروں چھت پر چڑھ جاتی تھیں اور پھر خوب مستیاں کرتیں.

آج بھی معمول کے مطابق چھت پر آکے ٹھنڈی پر کیف ہوا سے لطف اندوز ہو رہی تھیں جب سامنے والے گھر کی چھت پر دو آوارہ لڑکے آکھڑے ہوئے ان میں سے ایک گندمی رنگت کا حامل لڑکا اجالا کو دیکھ کر اشارے کرنے لگا۔وہ مسلسل اجالا تو دیکھ کبھی آنکھ مارتا تو کبھی سیٹی بجاتا۔

اجالا اور مائرہ ریلنگ پر ہاتھ جما کے کھڑیں اپنی باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ نیچے گلی میں جھانک رہی تھیں اس لئے اجالا کا دھیان سامنے کھڑے لڑکے کی طرف نہیں گیا۔

"ارے اجالا دیکھ وہ سامنے والا لڑکا تجھے اشارہ کر رہا ہے"

مائرہ کی نظر اس لڑکے پر پڑی تو اس نے اپنی ناک پر بیٹھا موٹا سا چشمہ درست کیا اور اجالا کا دھیان اس لڑکے کی طرف کرایا۔

"وہ؟ اور مجھے دیکھ رہا ہے؟ مجھے لگتا ہے مائرہ یہ تجھے دیکھ رہا ہوگا شاید بھینگا ہے اس لئے آنکھیں تیرے بجائے مجھ پر ٹکی ہوئی ہیں"

اجالا کا اس لڑکے کا اپنی طرف دیکھنا کچھ خاص ہضم نہیں ہوا تھا اس لئے توپ کا رخ مائرہ کی جانب کر دیا۔ اجالا کی بات سن کر مائرہ کا چہرہ بلش کرنے لگا آخر کار ناولز کی ہیروئن کی طرح اسے بھی کسی لڑکے نے دیکھ لیا تھا اب بھلے وہ بھینگا تھا لیکن تھا تو لڑکا۔ اجالا کی طرح مائرہ بھی ناولز پڑھنے کی بڑی شوقین تھی۔

اجالا نے مائرہ کا بلش ہوتا چہرہ دیکھا تو ٹیڑھی نظروں سے اس لڑکے کو دیکھنے لگی جواب اجالا کو دیکھ کر شہادت کی انگلی کان کے پاس لے جا کے اشارہ کر رہا تھا جس کا مطلب تھا وہ اس سے نمبر مانگ رہا تھا۔

"اوئے بھینگے کیا میری دوست کو چھیڑ رہا ہے تیرے گھر میں ماں بہن نہیں ہیں"

اجالا نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے اسے آواز لگائی لیکن گھر فاصلے پر ہونے کی وجہ سے اجالا کی آواز اس تک نہیں گئی۔ وہ لڑکا ابھی تک اجالا کو اشارے کرنے میں مشغول تھا۔

یہ کافی بڑی اور صاف ستھری چھت تھی جس کے درمیان میں کشف اور رامین بیٹھ کر اسکول کا ہوم ورک کر رہی تھیں، ان دونوں کو ٹیوشن مائرہ اور اجالا پڑھاتی تھیں جو پڑھاتیں کم اور آپس میں گپے زیادہ لڑاتی تھیں۔

"اس کا کچھ کرنا پڑے گا"

اجالا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کچھ سوچا اور پھر کشف کے پاس چلی آئی۔

"کشف زرا پینسل اور پیپر دینا"

اجالا کی بات سن کر کشف نے اس کے ہاتھ میں پینسل اور پیپر تھما دیا۔

"کالے بھالو، خبر دار اب اس طرف دیکھا، چیخ چیخ کر پورا محلہ اکھٹا کر لوں گی، دوسری لڑکیوں کی طرح نہیں سمجھنا مجھے جو تم جیسے لڑکوں سے ڈر کر باہر نکلنا یا چھت پر آنا بند کر دیتی ہیں، میں تو تمہاری اس بندر جیسی شکل پر اتنے جوتے پڑوائوں گی کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے" اجالا نے کاغذ پر لکھ کر چھت پر پڑا ایک درمیانہ پتھر اس کے اندر رکھا اور پھر اس پر کاغذ لپیٹ دیا۔ کاغذ لپیٹنے کے بعد اس نے پتھر سے اس لڑکے کے سر پر نشانہ لگایا اور زندگی میں پہلی بار اس کا نشانہ خطا نہیں ہوا تھا، پتھر سیدھا اس لڑکے کے سر پر لگا تو وہ بلبلا کے رہ گیا۔ اجالا دونوں ہاتھ کمر پر باندھ کر اس لڑکے کو گھورنے لگی۔

"اجالا وہ میرا نمبر مانگ رہا تھا تم نے اپنا نمبر کیوں دیا؟" مائرہ جو حد سے زیادہ سیدھی تھی ،اجالا کی حرکت دیکھ بھولپن سے پوچھنے لگی۔

اجالا نے اسے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ وہ سامنے کھڑے لڑکے کو خونخوار نظروں سے گھورنے میں مصروف تھی، اس لڑکے نے پتھر نکال کر کاغذ پڑا تو چہرے کا رنگ ایکدم فق ہو گیا۔ اس نے کاغذ پر ایک نظر ڈال کر اجالا کی خطرناک نظروں کو دیکھا اور پھر تھوک نگل کر اپنے دوست کے ساتھ چھت سے اتر گیا۔

"ہاہاہا، دیکھا میرا کمال" ان دونوں کے نیچے جاتے ہی اجالا نے دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجائیں اور پھر فخر سے گردن اکڑا کے وہاں سے ہٹ گئی۔

"توبہ اجالا بے چاروں لڑکوں کو بھگا دیا، پتا نہیں اپنے بیچارے شوہر کے ساتھ تم کیا کرو گی" مائرہ اس کی کھلکھلاہٹ دیکھ کر مصنوعی خفگی سے بولی۔

"نہ نہ بیچارہ نہیں ہو گا وہ بلکہ سپر سٹار ہو گا، میرا سپر سٹار"

اجالا نے تصور میں سوچتے ایک گہرا سانس بھرا اور پھر کشف کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@

"اے لڑکی چل یہ کپڑے چھت پر سوکھا کے آ" وہ ناشتہ کر کے کمرے سے باہر نکلی تو مبشرہ نے اس کے آگے دھلے ہوئے گیلے کپڑوں کا ڈھیر لگا دیا۔

"کیا ہے امی صبح سویرے ہی مجھے کام سونپ دیا"

اس نے بیزاریت سے کپڑوں کو دیکھا اور پھر انگڑائی لینے لگی جب مبشرہ بیگم کی فلائنگ چپل سیدھی اس کی پیٹھ پر جا کے لگی۔

"صبح سویرے والی کو تو دیکھو، تین بج رہے ہیں دنیا کے آدھے کام ہو گئے اور یہ میڈم کہہ رہی ہیں صبح سویرے، فوراجا کے یہ کپڑے سو کھا کے آ ورنہ دوسری چپل اب منہ پر پڑے گی تو ساری عقل ٹھکانے آجائے گی"

مبشرہ بیگم کسی بات پر تپی ہوئی تھیں اس لئے سارا غصہ بیچاری اجالا پر نکال دیا جو صبح سویرے اٹھ کر ناشتہ کر کے کمرے سے باہر آئی تھی۔

بے شرم تو وہ بلا کی تھی پھر اماں کی ایک چپل سے کیسے ڈر جاتی، اس نے ہلکے سے اپنی پیٹھ سہلائی اور پھر کپڑوں کی بالٹی اٹھا کے اوپر کی طرف لپکی۔

وہ مائرہ کے پورشن سے گزرتے ہوئے چھت کی سیڑھیوں کی جانب بڑھی تو مائرہ کے گھر سے الگ الگ طرز کے پکوانوں کی خوشبو سونگھ کر وہی ٹھہر گئی۔اس نے بالٹی سیڑھیوں پر

رکھی اور مائرہ کے پورشن کا دروازہ بجایا۔

"آج صبح سویرے تم یہاں؟ خیریت "مائرہ بھی نیند بھری آنکھوں سے اٹھ کر دروازے پر آئی۔

"اوو بہن, ابھی اسی صبح سویرے کی وجہ سے میں چپل کا ناشتہ کر کے آئی ہوں خیر چھوڑو تمہیں کیا سمجھاؤ تم تو میری دوست ہو، میں چھت پر جا رہی تھی کپڑے سو کھانے چل رہی ہو؟"

اجالا نے مائرہ کو اپنے ساتھ چھت پر چلنے کی آفر کی تا کہ اس سے پوچھ سکے کہ اس کے گھر میں اتنے پکوان کیوں بن رہے تھے۔

"ہاں ضرور جلدی چلو کہیں امی مجھے کوئی اور کام نہ سونپ دیں"

اس نے اپنا چشمہ ناک پر سیٹ کیا اور پھر اجالا کے ساتھ چھت کی جانب چل دی۔ اجالا رسیوں پر گیلے کپڑے جھاڑ جھاڑ کر پھیلانے لگی جب کہ مائرہ گلی میں تاک جھانک کرنے پہنچ گئی۔

"مائرہ آج تمہارے گھر سے بہت اچھی خوشبو آ رہی ہے، خیریت تو ہے؟"

اجالا کی بات سن کر مائرہ اس کی جانب آئی جب اجالا نے کپڑے اس کے منہ پر جھاڑے اور سارا پانی اڑتا ہوا مائرہ کے چہرے پر آ گیا۔

"اجالا کی بچی"

مائرہ نے رونی صورت بنا کے اپنا گیلا چشمہ اتار کر کپڑوں سے صاف کیا جس پر پانی لگنے کی وجہ سے سب دھندلا نظر آ رہا تھا۔

"اچھا سوری اب بتاؤ بھی تمہارے گھر میں آج کونسی خاص تقریب ہے کہیں تمہارے رشتے والے تو نہیں آرہے"

اجالا کا تجسس مزید بڑھتا جا رہا تھا۔

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں، میرے ماموں آرہے ہیں دبئی سے، ہمارے گھر ہی رہیں گے"

مائرہ نے پرجوشی سے بتایا۔

"اچھا تمہارے ماموں اس عمر میں بھی دبئی میں رہتے ہیں ان کی فیملی وغیرہ نہیں ہے کیا جو تمہارے گھر پر رہنے آرہے ہیں تاکہ تم لوگوں سے خدمت کروا سکیں"

اجالا نے اب اپنا فالتو کا دماغ چلانا شروع کر دیا تھا۔

"ارے نہیں، نہیں، وہ ہیں تو میرے ماموں لیکن کوئی بڈھے نہیں بلکہ ہینڈ سم نوجوان ہیں ، مجھ سے کوئی پانچ سال بڑے ہی ہوں گے وہ، میں بیس کی ہوں تو وہ پچیس کے ہوں گے بس"

مائرہ نے فوراً اپنے ماموں کے حق میں صفائی دی۔

اوہو ہینڈ سم نوجوان، میں بھی دیکھتی ہوں کتنے ہینڈ سم ہیں تمہارے ماموں, پھر میں آج رات کھانے پر تمہارے گھر آجائوں، ویسے بھی مجھے لگ رہا ہے تم لوگوں نے میری من پسند چکن کی بریانی بنائی ہے آج"

اجالا تو مان نہ مان میں تیرا مہمان بننے پر تل گئی تھی، مائرہ نے بغیر کوئی برا مانے اس کی دعوت قبول کر کے اسے دعوت دے ڈالی۔

"چلو ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں تمہارے ماموں سے" اجالا نے خالی بالٹی اٹھائی اور پھر نیچے کی طرف لپک گئی۔

@@@@

رات ہوتے ہی وہ آسمانی رنگ کا کرتا پاجامہ پہن کر نک سک سے تیار ہو کے دعوت میں جانے کے لئے کھڑی ہو گئی، اس کی تیاری دیکھ ایسا لگ رہا تھا جیسے مائرہ کے گھر والوں نے سارا انتظام ماموں کے لئے نہیں بلکہ اس کے آنے کے لئے ہی کیا ہو۔ اماں نے گھر میں دال گوشت بنایا تھا جسے اس نے پلٹ کر دیکھا تک نہیں دیکھتی بھی کیوں آج وہ ہوائوں میں اڑ رہی تھی، اسے چکن بریانی جو مل رہی تھی، کھانے پینے کی تو وہ ہمیشہ سے شوقین تھی بس چکن بریانی تو اس کے دل گردہ جگر سب کچھ تھی۔

شانوں پر شیفون کا دوپٹہ پھیلا کر اس نے اپنے بالوں کو پونی میں قید کیا اور پھر اوپر پورشن کی طرف چل دی۔

وہ اوپر آئی تو مائرہ کے گھر میں خوب چہل پہل تھی، مختلف پکوانوں کی خوشبو سے پورا کمرہ مہک رہا تھا جب کہ ڈرائنگ روم سے شور و غل کی آوازیں آرہی تھیں۔اس نے دھیرے سے دروازہ کھٹکھٹایا تو مائرہ کمرے سے نکل کر آئی پھر اپنے کمرے میں لے گئی۔

"تم مجھے یہاں کیوں لے آئیں؟ماموں سے نہیں ملواؤ گی کیا؟"

اجالا دوسرے کمرے میں آ کے مائرہ کے کان میں سرگوشی کرنے لگی۔

"ملوائوں گی تھوڑا صبر کرو،ایسے ڈائریکٹ ملوانا اچھا نہیں لگے گا نہ"

مائرہ کی بات سن کر وہ سر کو جنبش دے کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

@@@@

ڈرائنگ روم میں ماموں کے لئے کھانا لگانے کے بعد مائرہ بریانی کی پلیٹ بھر کر دوسرے کمرے میں آگئی تھی جہاں بھوک سے بے حال ہوتی اجالا بیٹھی ہوئی تھی۔ تمام گھر والے دوسرے کمرے میں کھانا کھا رہے تھے بس یہاں پر مائرہ اور اجالا ہی تھیں۔ وہ بھوک سے اتنی بے تاب ہو گئی تھی کہ پلیٹ پر جھپٹ پڑی

وہ بھوک سے اتنی بے تاب ہو گئی تھی کہ پلیٹ پر جھپٹ پڑی اور جیسے ہی اس نے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا اس کے کانوں سے دھواں نکل گیا، پہلے نوالے میں ہی سرخ مرچ اس کے منہ میں چلی گئی تھی ایکدم ہی اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا۔

وہ اٹھ کر کچن کی طرف لپکی، کچن میں آنے کے بعد اس نے فریج سے بوتل نکال کر پانی گلاس میں انڈیلا اور فوراً منہ سے لگا لیا لیکن پانی بھی ان مرچوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکا تھا، اس کا منہ ابھی بھی جل رہا تھا تب اسے محسوس ہوا کہ کچن میں کوئی آیا ہو، اسے لگا مائرہ ہو گی اس لئے غصے سے فوراً پلٹی۔

"کیسی مرچیں ڈالی ہیں یار سارا منہ جل گیا میرا"

اس نے آنسوئوں سے بھری آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تو جھینپ گئی، وہ مائرہ نہیں بلکہ کوئی لمبا چوڑا لڑکا تھا جس کی رنگت گندمی تھی۔ وہ فواد تھا مائرہ کا ماموں۔ جو کچن میں ہاتھ دھونے کی غرض سے آیا تھا لیکن اجالا کو دیکھ کر وہیں ٹھہر گیا۔

"آپ ٹھیک تو ہیں نہ؟"

فواد متفکر ہوتا اس معصوم صورت والی لڑکی کو دیکھنے لگا جس کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔

"نہیں مجھے بہت مرچیں لگ رہی ہیں"

اجالا نے نفی میں سر ہلایا تو فواد نے اپنی جیب سے چاکلیٹ نکال کر اجالا کی طرف بڑھا دی۔

"یہ میں مائرہ اور رامین کے لئے لایا تھا لیکن آپ کو اس کی ضرورت ہے، یہ باہر کی مہنگی چاکلیٹ ہے آپ کو یقینا پسند آئے گی"

فواد نے چاکلیٹ اس کی جانب کی تو اجالا نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھ کر چاکلیٹ اس کے ہاتھ سے تھامی اور پھر کچن سے نکل کر بھاگ گئی جب کہ فواد اس کی یہ حرکت دیکھ مبہم سا مسکرادیا تھا۔مائرہ کے مطابق اس کی دوست بہت پٹاخہ تھی لیکن فواد کے مطابق مائرہ کی دوست واقعی بہت معصوم اور بھولی تھی۔

@@@@@

اگلے دو دن تک وہ مائرہ کے گھر نہیں گئی تھی کیونکہ اس کے ماموں ان کے یہاں رکے ہوئے تھے اس لئے اسے اوپر جانا مناسب نہیں لگا تھا پھر مائرہ بھی اپنے ماموں کے ساتھ اتنی مصروف ہوگئی تھی کہ اس سے ملنے نہ آسکی۔

"یہ لے مٹھائی کھا"

وہ بیڈ پر الٹی لیٹ کر ناول پڑھ رہی تھی جب اماں نے کمرے میں آ کے مٹھائی کا ڈبہ اس کے سامنے کیا۔اس نے سیدھے ہو کے فوراً سے مٹھائی اٹھائی۔

"یہ کس لئے؟"

اس نے مٹھائی کھانے سے پہلے تجسس سے پوچھا اور مٹھائی منہ کی طرف لے جانے لگی مگر اماں کا جواب سن کر اس کا ہاتھ وہی رہ گیا۔

"تیرا رشتہ پکا کر دیا ہے"

اماں اسے بہت مسرت و خوشی سے بتا رہی تھیں۔

"کیا؟ کس سے"

وہ بری طرح اچھل پڑی۔

"مائرہ کے ماموں فواد سے"

اماں نے خوش ہوتے اسے جواب دیا۔

"کیا؟؟ فواد ماموں سے"

اس کی آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو تھیں۔

"چپ کر، تیرا ماموں نہیں ہے وہ بس مائرہ کا ماموں ہے"

اماں نے فوراً اس کو ڈپٹا تھا۔وہ منہ بسور کے رہ گئی۔

"اماں میں نہیں کروں گی فواد ماموں سے شادی میں نے بول دیا مجھے کسی سپر سٹار سے شادی کرنی ہے جیسے ناول میں ہیرو ہوتے ہیں،مائرہ کے ماموں تو کالے ہیں اوران میں ناول کے ہیروو الی بھی کوئی بات نہیں ہے"

وہ رونی صورت بنا کے کہنے لگی۔

"فضول بکواس کی تو بال نوچ نوچ کر حالت بگاڑدوں گی تیری،اچھے خاصے گندمی رنگ کے پرکشش انسان کو کالا بنادیا, شکر کر اتنا اچھا لڑکا مل رہا ہے ورنہ تجھ میں کوئی سرخاب کے پر نہیں لگے ہوئے،اتنا پڑھا لکھا کمانے والا بندہ ہے خوش رکھے گا تجھے"

اماں تو اس کی ایک سننے کے لئے تیار نہیں تھیں اس لئے اسے جھڑک کر کمرے سے نکل

گئیں جب کہ وہ غصے سے لال پیلی ہوتی باہر کی طرف بڑھی تاکہ مائرہ کی خیر لے سکے جس نے اسے اتنی بڑی بات کا علم نہیں ہونے دیا۔

@@@@@

"مائرہ,مائرہ"

وہ سیڑھیوں پر کھڑی مائرہ کو آوازیں لگا رہی تھی۔

"کیا ہوا ممانی جان کیوں چلایا جا رہا ہے"

مائرہ نے نیچے آ کے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے غصے کو ہوا دی تھی۔

"ممانی جان کی بچی ادھر آ میں تمہارا دماغ ٹھکانے سے لگاؤں"

اس نے رونی صورت بنائے مائرہ کو زور سے دھکا دیا تو وہ بیچاری گرتے گرتے بچی۔

"کیا ہو گیا اجالا، اتنے طیش میں کیوں ہو؟"

مائرہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔

"طیش میں نہ ہوں تو خوش ہوں کیا؟ تمہارے ماموں کی ہمت کیسے ہوئی میرے لئے رشتہ بھیجنے کی اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟"

اجالا کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح آنکھیں باہر کر کے اس سے مخاطب ہوئی۔

"ہاں تو میرے ماموں میں کیا کمی ہے بھلا؟ ان کو تم اچھی لگیں تو رشتہ بھیج دیا اور تمہیں میں نے اس لئے نہیں بتایا کیونکہ سرپرائز دینا چاہتی تھی، ناول کے ہیرو جیسا ہسن بینڈ چاہئیے

تھانہ تمہیں؟میرے ماموں بالکل ایسے ہی تو ہیں لمبے چوڑے پڑھے لکھے پیسے والے"

مائرہ اسے بہت نرمی سے سمجھانے لگی۔

"خاک ناول کے ہیرو ہیں، مجھے وہ نہیں پسند، مجھے نہیں کرنی۔۔۔"

وہ ابھی آگے مزید کچھ بولتی جب مبشرہ بیگم کی اڑتی ہوئی چپل اس کی کمر پر آ کے چپکی تھی اس کی زبان کو وہیں بریک لگ گیا تھا۔

"میں نے کہا تھانہ اس زبان کو بند رکھ ورنہ کاٹ دوں گی"

مبشرہ بیگم غصے سے چلائیں تو مائرہ اوپر بھاگ گئی جب کہ اجالا آنکھیں مسلتے ہوئے اندر بھاگ گئی تھی۔

@@@@@

وہ دلہن بنی سرخ جوڑا پہنے بیڈ پر بیٹھی زور زور سے رو رہی تھی۔آج اس کی فواد سے شادی ہو گئی تھی اور اس کا کوئی احتجاج کام نہیں آیا تھا۔سعید صاحب اور مبشرہ بیگم نے یہ سوچ کر کہ وہ بچی ہے اور اپنے اچھے برے کے بارے میں نہیں جانتی اس کی شادی کچھ ہی دنوں میں فواد سے کر دی تھی اور اتفاق تھا کہ شادی سے پہلے فواد اور اجالا کی ایک بھی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔اجالا کے دماغ میں پوری طرح ناول کے ہیرو کا بھوت سوار تھا۔اسے گورا چٹا گلابی عنابی ہونٹوں اور خوبصورت نرم لہجے والا ذہین انسان چاہیئے تھا اس لئے وہ دلہن بنی بیٹھی اپنے خواب چکنا چور ہونے پر بری طرح رو رہی تھی۔یہ اپارٹمنٹ بہت خوبصورت تھا۔فواد نے خاص اجالا کے لئے اس کی امی کے گھر کے قریب یہ اپارٹمنٹ خریدا تھا۔اپارٹمنٹ میں ہر چیز بہت قیمتی تھی۔فواد نے اپنی نئی نویلی دلہن کے لئے کوئی کمی نہ چھوڑی تھی مگر پھر بھی وہ اس سے خوش نہیں تھی۔

باہر کے معاملات نمٹا کے فواد یہ سوچ کر کمرے میں آیا تھا کہ اپنی من پسند بیوی سے بات

کر کے اپنی تنہائی بانٹے گا مگر یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی تھی،اس کی بیگم صاحبہ نے شرمیلی سی مسکراہٹ سے نہیں بلکہ روتے دھوتے فواد کا کمرے میں استقبال کیا تھا۔اس نے بہت چاہ سے اجالا کو اپنی دلہن بنایا تھا۔جس دن اس نے پہلی بار اجالا کو دیکھا تھا تب ہی وہ اس کی معصومیت پر فریفتہ ہو گیا تھا

"کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہیں ؟"

اس کو روتا دیکھ وہ متفکر ہوتا اس کے پاس بیٹھ کر استفسار کرنے لگا۔اجالا اس کو دیکھ کر بھی ڈھیٹائی سے رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

"اجالا بتائیے کیا ہوا؟"

اس سے کوئی جواب نہ پا کے فواد نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تھا مگر اگلے ہی پل اجالا اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ کر نکال چکی تھی۔

"مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی تھی"

اس نے بھاری آواز میں فواد کو جواب دیا، فواد بری طرح سے چونک گیا۔

"کیوں؟"

وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگا۔

"مجھے آپ اچھے نہیں لگتے، مجھے بہت ہینڈ سم لڑکا چاہیئے تھا بالکل ناول کے ہیرو جیسا"

اپنے شوہر کے آگے یوں بے دھڑک فضول بات کرتے ہوئے اسے ذرا سی شرمندگی محسوس نہیں ہوئی تھی جب کہ اس کی بات سن کر فواد شرمندہ ہو گیا تھا۔

"اچھا ناول کے ہیرو میں ایسا کیا ہوتا ہے جو مجھ میں نہیں؟"

فواد کا ظرف بھی کمال کا تھا، کوئی اور ہوتا تو اپنی تذلیل پر دو تھپڑ رسید کرتا آگر ایسا نہیں بھی کرتا تو سخت باتیں ضرور سناتا مگر وہ اس وقت ناول کا ہیرو ہی ثابت ہوا تھا جو بہت معصومیت سے اپنی بیوی کے سامنے بیٹھا پوچھ رہا تھا کہ اس میں کیا کمی ہے؟

"آپ کا کمپلیکشن ڈارک ہے مجھے گورا لڑکا چاہیئے تھا، آپ کے مسلز بھی نہیں ہیں، ہلکی ہلکی بئیرڈ بھی نہیں ہے"

وہ پھر سے بے شرمی کا مظاہرہ کرتی اس بار فواد کو حد سے زیادہ شرمندہ کر گئی تھی، اجالا کی اس سوچ سے فواد کو بہت دکھ ہوا تھا، وہ تو اجالا کو کافی سمجھدار لڑکی سمجھتا تھا مگر وہ اتنی بیوقوف ہو گی فواد نے سوچا تک نہیں تھا۔اس کی بات سن کر وہ لب بھنیچتا آہستہ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا پیچھے اجالا میڈم کی رونے والی ڈرامے بازیاں پھر سے شروع ہو گئی تھیں، اس نے ظاہری طور پر اپنے شوہر کو جانچ کر واقعی اس کی ناقدری کر دی تھی

حالانکہ وہ ایک خوبصورت دل والا بہترین اور ذمہ دار مرد تھا، وہ شکل صورت کا بھی اتنا عام نہیں تھا جتنا اجالا نے اسے بنادیا تھا۔

ڈرائنگ روم میں آ کے فواد تھکا ہوا وجود لئے شیشے کے سامنے کھڑا ہو کے اپنا چہرہ دیکھنے لگا۔ کیا وہ اس قابل بھی نہیں تھا کہ اپنی بیوی کے دل میں زرا سی جگہ بنا سکے، اس نے دل میں سوچا تھا۔ وہ کوشش کرے گا تو اجالا کے دل میں جگہ بنا لے گا، اس نے خود کو جواب دیا پھر دھیما سا مسکرا کے صوفے پر آ کے لیٹ گیا جو بھی تھا مگر زندگی میں پہلی بار وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو گیا تھا۔

وہ دو گھنٹے سے کچن میں گھسا ایپرن پہنے مہارت سے ناشتہ تیار کر رہا تھا۔ آج اس کی نئی نویلی دلہن کا اس کے گھر میں پہلا دن تھا اور اس نے ناشتے میں ہر وہ چیز بنائی تھی جو اسے لگ رہا تھا اجالا کو پسند آئے گی۔ ناشتہ بنانے کے بعد اس نے ٹرالی میں سیٹ کیا اور پھر منہ ہاتھ دھو کر ٹرالی گھسیٹتا بیڈ روم کی جانب چل دیا۔ وہ بیڈ روم میں آیا تو اجالا سو رہی تھی۔ اس نے ٹرالی سائیڈ میں کھڑی کی اور پھر اس کے سرہانے آ بیٹھا۔ دھیرے سے

انگلیاں آگے بڑھا کے اس کے چہرے پر پھیلے بالوں کو سمیٹا، کھردی انگلیوں کا لمس محسوس کر کے اجالا کی آنکھ کھلی تو فواد کو بالکل قریب بیٹھا دیکھ دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ اسے پیچھے کی جانب دھکیلا۔ فواد ایکدم سے چونک کر پیچھے ہٹا تھا جب کہ اجالا برا سا منہ بنا کے بیڈ سے اتر گئی

"اجالا میں ناشتہ لے کر آیا ہوں، منہ ہاتھ دھو کر آجائو"

فواد نے خائف ہوتے اسے مخاطب کیا۔

"اپنا ناشتہ میں خود بنالوں گی آپ کو زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، خود کھالیں اسے"

اجالا نے ٹرالی کی جانب اشارہ کیا اور پھر غصے سے پیر پٹخ کر واشروم میں چلی گئی پیچھے وہ لٹکا ہوا چہرہ لئے ٹرالی واپس گھسیٹتا کچن میں آیا تو ملازمہ گھر میں داخل ہوتی دکھائی دی۔

"فرحت بی بی یہ پیک کر کے اپنے بچوں کے لئے لے جایئے گا"

فواد نے بہت ضبط کئے ٹرالی کی جانب اشارہ کر کے فرحت کو تاکید کی اور پھر گھر سے واک آئوٹ کر گیا۔

@@@@@

پورا ہفتہ بیت گیا تھا، اجالا مکمل طور پر فواد کو نظر انداز کئے جا رہی تھی حالانکہ فواد نے بہت کوشش کی تھی اس کے قریب جانے کی، پیار جتانے کی اسے احساس دلانے کی مگر سب بیکار رہا۔ وہ دونوں الگ الگ کمروں میں سوتے تھے، گھر میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ اسے دیکھ اجالا کا موڈ خراب ہو جاتا تھا اس لئے اس نے جاب پر جانا شروع کر دیا تھا۔

آج اتوار تھا اور مبشرہ بیگم نے فواد اور اجالا کی دعوت کی تھی۔ اجالا بہت روکھی پھیکی تیار

ہو کے ان کے گھر گئی تھی لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ نئی نویلی دلہن ہے۔ فواد بھی الجھا ہوا الگ رہا تھا۔ مبشرہ بیگم ان دونوں کو دیکھ فوراً ہی بھانپ گئی تھیں۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ اجالا کو دوسرے کمرے میں لے آئیں۔

"تو اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئی نہ؟ تجھے کہا تھا نہ میں نے فواد کا دل جیت لینا وہ بہت اچھا انسان ہے پھر یہ کیا حلیہ بنا کے رکھا ہے۔ کہیں سے نئی نویلی دلہن نہیں بلکہ چڑاسن لگ رہی ہے"

مبشرہ بیگم نے اس کے سادہ سے سبز سوٹ کو دیکھ طنز کیا۔

"اور کیا کروں آپ کے لئے؟ گھٹ گھٹ کر تو جی رہی ہوں اب کیا زہر کھا کے مر جائوں؟ ایک ناپسندیدہ انسان کے ساتھ زندگی گزار رہی ہوں، روز جی رہی ہوں روز مر رہی ہوں، اب مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں"

اجالا نے چلاتے ہوئے کہہ کر ان کے آگے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔

"اجالا اس میں کیا کمی ہے بیٹا اتنا اچھا تو ہے"

مبشرہ بیگم فواد کے لئے اس کی نفرت دیکھ نرم پڑی تھیں، وہ بہت ہمدردی سے پوچھنے لگیں

"وہ ویسا نہیں ہے جیسا میں چاہتی ہوں، مجھے گورا چٹا لڑکا چاہیئے تھا جو چار میں کھڑے ہو کے الگ دکھائی دے مگر آپ نے میری ایک نہیں سنی، زبردستی میری شادی اس سے کرادی"

اجالا منہ بنا کے کہتی زور زور سے رونے لگی جب کہ اس کو بلانے کے لئے آیا فواد دروازے کے باہر کھڑا اس کی باتیں سن کر ضبط سے لب بھینچے واپس پلٹ گیا تھا۔

@@@@@

وہ کاسمیٹکس کی بڑی سی شاپ میں الجھا ہوا کھڑا تھا جب ہی شاپ کیپر اس کے پاس آیا اور مئودب انداز میں اس سے مخاطب ہوا۔

"جی سر بولئے کیا چاہیئے آپ کو؟"

اس درمیانی عمر کے لڑکے نے اس کو الجھا ہوا دیکھ تجسس سے پوچھا۔

"مجھے رنگ گورا کرنے کی کریم چاہیئے جو تھوڑے ہی دنوں میں مجھے جلدی گورا کردے"

فواد نے شرمندگی سے لب بھینچتے اسے اپنا مسئلہ بتایا،اس نے کبھی زندگی میں نہیں سوچا تھا کہ ایک وقت اس پر ایسا بھی آئے گا

"سر آپ کو کریم کی کیا ضرورت؟ اتنے پر کشش اور گڈ لکنگ تو ہیں"

شاپ کیپر حیرانگی سے پوچھنے لگا۔

"میری بیوی کو ناول کے ہیرو جیسا گورا چٹا لڑکا چاہئے"

فواد تاسف سے کہتے دھیرے سے مسکرا دیا تھا مگر یہ مسکراہٹ بالکل جعلی تھی۔

"ایک تو یہ ناولوں نے لڑکیوں کا بہت دماغ خراب کر دیا ہے، انہیں حقیقت سے بہت دور بھیج دیا گیا ہے جہاں انہیں اپنا پرفیکٹ شوہر برا لگتا ہے اور وہ ایسے انسان کی خواہش کرتی ہیں جن کا اصل میں کوئی وجود ہی نہیں، ایسی لڑکیاں سارا وقت فینٹیسی میں رہتی ہیں اور جب ان کا حقیقت سے واسطہ پڑتا ہے تو یہ اپنے سے جڑے لوگوں کا جینا حرام کر دیتی ہیں"

شاپ کیپر نہایت افسوس سے بولتا اندر کی طرف گیا اور پھر کچھ دیر بعد ایک چھوٹی سی ڈبیہ

لے کر آیا۔

"یہ نائٹ کریم ہے رات کو لگا کے سو جایئے گا اور صبح اٹھ کر اس فیس واش سے منہ دھویئے گا، ان شاءاللہ آپ کو اچھا رزلٹ ملے گا"

شاپ کیپر نے قریب رکھے شیشے کے باکس میں سے بہت سارے فیس واشز میں سے ایک فیس واش اٹھا کے اس کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"

فواد نے سر خم کرتے اس کا شکر ادا کیا اور پھر جیب سے والٹ نکال کر پیمنٹ کرنے لگا۔

@@@@@

دن بہ دن وہ کچھ عجیب سی ہوتی جارہی تھی، سارا دن کمرے سے باہر نہ نکلتی بس بیڈ پر پڑی ناول پڑھتی رہتی۔ گھر کا سارا کام حتی کے کھانا بھی ملازمہ بناتی تھی۔ اپنا حلیہ بھی وہ کچھ عجیب بنا کے رکھتی، بکھرے الجھے بال، مختلف رنگ کے پرانے کپڑے اور روکھا پھیکا چہرہ۔ فواد کا اب اس سے بہت کم سامنا ہوتا تھا، فواد کے گھر میں آتے ہی وہ اپنا کمرہ لاکڈ کر لیتی۔ آج مائرہ اس کی طرف آئی تھی اپنی شادی کا کارڈ دینے، اس کا رشتہ پکا ہو گیا تھا اگلے ماہ شادی تھی۔ اجالا نے تو شادی کے بعد مائرہ سے بھی دوستی ختم کر دی تھی۔

"اجالا تم نے یہ کیا حال کیا ہوا ہے اپنا؟"

مائرہ اسے کارڈ تھماتی اس کا حلیہ دیکھ تاسف سے بولی۔

"میرا یہ حشر تم لوگوں کی وجہ سے ہی ہوا ہے، تم سب نے جان بوجھ کر مجھے یہاں پھنسایا ہے خیر تمہیں کیا تم تو خوش ہو نہ اتنا ہینڈسم ہیرو جیسا لڑکا جو مل گیا تمہیں، تم میرا دکھ کہاں سمجھ پاؤ گی"

اجالا جلتے دل کے ساتھ بولی تھی تھوڑی دیر پہلے ہی مائرہ نے اسے اپنے منگیتر کی تصویر دکھائی تھی، وہ بہت ہینڈسم اور ڈیشنگ تھا بالکل ویسا جیسا اجالا تصور کرتی تھی۔ گورا چٹا کھڑے مغرور نین نقش کا مالک، لمبا چوڑا اور کسرتی بازوئوں والا خوبصورت نوجوان۔

"اجالا شکل وصورت سب نہیں ہوتی میں تو دعا کرتی ہوں کہ صائم کا دل اس کے چہرے سے زیادہ خوبصورت ہو،اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ میرے ماموں کا دل کتنا خوبصورت ہے بس تم ہوجوان کی قدر نہیں کرتی،وہ خوبصورت بھی ہیں مگر تمہاری آنکھیں تمہیں وہی دکھاتی ہیں جو تم دیکھنا چاہتی ہو"

مائرہ نے برا مناتے ہوئے اسے جواب دیا تھا۔

"اونہہ خود کو نہیں ملا نہ اپنے ماموں جیسا انسان تب ہی اتنی بڑی بڑی باتیں کر رہی ہے"

اجالا نے دل میں طنز سے سوچا تھا، اتنی دیر میں فواد بھی آگیا تھا، مائرہ اٹھ کر فواد کے کمرے میں چلی گئی جب کہ اجالا کی آنکھوں میں بار بار مائرہ کے منگیتر صائم کا تصور ابھرنے لگا، وہ آہ بھر کے رہ گئی۔

میرج ہال میں خوب چہل پہل تھی

لڑکیاں سج دھج کر خوب انجوائے کر رہیں تھیں۔

پورا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔

پھولوں سے سجے اسٹیج پر ماہرہ اپنے شوہر صائم کے ساتھ بیٹھی بہت خوش نظر آ رہی تھی

عروسی جوڑے میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

اس کے برابر میں بیٹھا مردانہ وجاہت کا پیکر تو ہال میں موجود تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز تھا۔

سرخ وسفید رنگت والا وہ نوجوان خوبصورت تو بہت تھا مگر اس کے چہرے پر غرور کا عنصر بہت زیادہ تھا۔

وہ سیاہ شیروانی پہنا بہت اکڑ سے صوفے پر بیٹھا ہوا اپنے برابر میں بیٹھی معصوم سی بیوی کو بالکل نظر انداز کر رہا تھا۔

اس کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو بہت کمتر سمجھتا ہے۔

اسٹیج سے دور ایک گول ٹیبل کے گرد لگی کرسی پر گم صم بیٹھی اجالا بس اسے ہی دیکھی جا رہی تھی۔

اسے ماہرہ کی قسمت پر خوب رشک ہو رہا تھا۔

جیسا شوہر وہ چاہتی تھی ویسا تو اس کی عام سی دوست کو مل رہا تھا۔

وہ نیلے رنگ کا لہنگا اور گلابی رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔

مبشرہ بیگم نے قریبی شادی کی وجہ سے اسے زبردستی مہنگے پارلر سے تیار کرایا تھا۔

پندرہ دن سے وہ اپنی ماں کے گھر آئی ہوئی تھی۔

فواد ماہرہ کی شادی میں مگن تھا اس لئے پندرہ دن میں ایک بار بھی اس سے ملنے سسرال نہیں آیا حالانکہ سسرال اور بہن کے گھر میں بس ایک منزل کا فاصلہ تھا لیکن شاید وہ اجالا سے اب خود ہی دور ہو رہا تھا۔

اس کی برداشت کی حس جو جواب دے گئی تھی

تھک گیا تھا وہ ذلت سہتے سہتے۔

اجالا محفل سے بیگانی بجھا ہوا چہرہ لئے ایک طرف بیٹھی تھی جب ہال میں ہلکا سا شور سنائی دیا۔

اس نے بھی تجسس کے مارے سرسری طور پر گردن موڑے دیکھا۔

مگر اگلے پل۔۔۔!!!

اگلے پل اس کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئیں۔

فواد سیاہ رنگ کی شیروانی پہنے ہال میں داخل ہوا تو سارے رشتے دار اس کی جانب لپک گئے تھے۔

کچھ بہت انسیت سے اسے گلے لگا رہے تھے۔

تو کچھ بہت محبت سے اس سے مخاطب تھے۔

وہاں کھڑی کتنی ہی لڑکیوں کی آنکھوں میں اسے دیکھ امید جاگی تھی۔

کیوں نہ جاگتی۔۔۔؟؟

وہ تھا ہی ایسا۔۔۔!!

وہ ایسا ہیرا تھا جس کی بیوی کو اس کی قیمت ہی معلوم نہ تھی۔

اجالا حیرت سے اس کے لمبے چوڑے وجود اور صاف رنگت والے چہرے کو دیکھنے لگی۔

فواد کی رنگت اتنی نکھر کیسے گئی تھی۔

اب تو وہ واقعی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

فواد اسٹیج کی جانب بڑھا تو ماہرہ کا شوہر صائم اٹھ کر اس کے گلے لگ گیا۔

سب اسے اتنی عزت کیوں دے رہے تھے وہ سمجھ نہ پائی۔

سب سے ملنے کے بعد فواد متلاشی نگاہوں سے ہال میں اپنی نظریں دوڑانے لگا۔

پھر اس کی نظریں ایک جگہ تھم سی گئیں۔

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ ٹکٹکی باندھے۔۔۔آنکھوں میں حیرانی لئے۔

نیلے اور گلابی رنگ کے کپڑوں میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

فواد کی آنکھیں اسے دیکھتے ہی شکوہ کرنے لگی تھیں اور کیوں نہ کرتیں۔

وہ پندرہ دن سے گھر نہیں آئی تھی۔

اجالا نے اسے خود کی جانب دیکھا تو سر جھٹک کر نظریں پھیر لیں۔

وہ بھی نظروں کا زاویہ بدل چکا تھا۔

پوری تقریب میں ان دونوں نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔

ایک ناراض تھا اور دوسرا بیزار۔

حالانکہ آج اجالا نے یہ بات تسلیم کرلی تھی کہ فواد اتنا بھی برا نہیں تھا جتنا اس نے بنادیا تھا۔

مگر فواد کو اور اپنی شادی کو وہ انا کا مسئلہ بنا چکی تھی۔

اس کے گھر والوں نے اس کی زبردستی شادی کرائی تھی یہ کہہ کر کہ اس کو فواد سے اچھا لڑکا نہیں مل سکتا۔

وہ اپنے گھر والوں کو دکھانا چاہتی تھی کہ اسے فواد سے بھی اچھا لڑکا مل سکتا ہے۔

جب ماہرہ کو مل سکتا ہے تو اسے کیوں نہیں؟

تقریب کے اختتام پر فواد واپس اپنے اپارٹمنٹ چلا گیا جب کہ اجالا واپس اپنے میکے آ گئی۔

@@@@@

ہر طرح کی کوشش کر چکا تھا وہ اس لڑکی کے دل میں اپنی جگہ پیدا کرنے کے لئے۔

مگر وہ کہتے ہیں نہ کسی کے دل میں زبردستی اپنے لئے محبت نہیں ڈال سکتے۔

اس کا بھی حال کچھ ایسی تھا۔

آخر کار اس نے ہار مان لی تھی۔

اور یہ ہار ایسے ہی نہیں مانی تھی۔

کل شادی میں جس طرح اجالا صائم کو دیکھ رہی تھی۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ اجالا کے دل میں جگہ بس حسین لوگ بنا سکتے ہیں۔

صائم کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں بہت حسرت تھی۔

اور اس چیز نے فواد کو پوری رات سونے نہیں دیا تھا۔

وہ اپنی من پسند بیوی کا پسندیدہ شوہر نہیں تھا۔

اور شاید وہ بن بھی نہیں سکتا تھا

کیونکہ اس کے پاس غیر معمولی حسن نہیں تھا۔

اگلے دن ہی وہ اجالا کے گھر چلا گیا۔

"اجالا میں جانتا ہوں تم اس شادی سے خوش نہیں ہو، میں تمہیں قید کر کے نہیں رکھنا چاہتا اس لئے میں تمہیں چھوڑنے کے لئے تیار ہوں"

یہ جملے اس نے کس دل سے ادا کئے تھے۔

یہ تو بس اس کا دل ہی جانتا تھا۔

وہ بہت اداس تھا۔

اس کا دل بھی۔

فضا بھی۔

پرندے بھی۔

سب ہی اس کے غم پر اداس تھے۔

من پسند شخص کی زندگی سے نکلنا کوئی عام بات تو نہیں ہوتی۔

اجالا اس کی بات سن کر چونک گئی۔

یہ سب اتنا آسان تھا اس نے سوچا تک نہ تھا۔

اسے تو لگا تھا فواد سے علیحدگی کرنے کے لئے

اسے ایڑھی چوٹی کا زور لگانے پڑے گا۔

مگر یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی تھی۔

فواد خود اسے چھوڑنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا رئیکٹ کرے۔

ہونا تو اسے خوش چاہئیے تھا

مگر۔۔۔!!!

مگر پتا نہیں کیوں دل بہت اداس ہو رہا تھا۔

اس نے پلٹ کر فواد کو کوئی جواب نہ دیا۔

بس سر جھکائے بیٹھی رہی۔

جب کہ فواد اسے اپنا فیصلہ سنا کے خاموشی سے وہاں سے اٹھ گیا۔

@@@@@

ولیمے کی تقریب میں وہ ہر گز بجھی ہوئی نہیں تھی۔

زبردستی کے رشتے سے آزادی ملنا اسے کافی خوش کر گیا تھا۔

آج وہ سیاہ رنگ کی گھیر دار فراک پہنے بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔

فواد بھی اس تقریب میں شامل تھا مگر اجالا سے کوسوں دور۔

وہ اس کے سامنے جا کے خود کو اور درد نہیں دے سکتا تھا

ویسے بھی وہ کس طرح خود پر ضبط کیا ہوا تھا۔

وہی جانتا تھا۔

ولیمے کی تقریب میں صائم کے کافی دوست آئے ہوئے تھے۔

ان میں سے ایک دوست رومان بہت خوبصورت اور پیسے والا تھا۔

اس کی نظر اجالا پر پڑی اور اجالا اسے پہلی نظر میں ہی پسند آ گئی۔

وہ پوری تقریب میں اجالا کے ارد گرد ہی گھومتا رہا۔

اجالا بھی اس کا اپنے پیچھے آنا محسوس کر گئی تھی۔

اتنا خوبصورت لڑکا اس کے پیچھے پڑ گیا تھا اس کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی۔

انا کو مانو تسکین ملی تھی۔

اب وہ اپنے والدین کو دکھاتی کہ اسے کتنے اچھے لڑکے مل سکتے تھے۔

@@@@@

رومان نے صائم کی مدد سے اجالا کا نمبر حاصل کر لیا تھا۔

صائم نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ فواد کی بیوی ہے۔

ماہرہ کے موبائل سے اجالا کا نمبر لے کر اسے دے دیا۔

رومان نے اجالا کو میسج کر کے اپنا تعارف کرایا۔

پہلے تو اجالا ہچکچائی پھر رومان سے بات چیت کرنے لگی۔

فواد کو تو وہ اپنی زندگی سے بے دخل کر چکی تھی

بس اس کو انتظار تھا تو طلاق کے کاغذات کا۔

وہ رومان میں بالکل مگن ہو گئی تھی۔

رومان کو دیکھ کر ایسا لگتا جیسے کسی فلم کا ہیرو ہو۔

مگر وہ کہتے ہیں نہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی۔

کاش اجالا سمجھ پاتی کہ اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز مخلصی ہے۔

سب حاصل کیا جا سکتا ہے مگر مخلص شخص نہیں۔

وہ صرف قسمت سے ملتا ہے۔

وہ روز رومان سے بات کرتی تھی۔

رومان نے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

وہ بھی راضی ہو گئی تھی رومان اسے بہت پسند تھا۔

مگر رومان نے شادی سے پہلے اس سے ایک بار ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

اجالا نے تنہا ملنے سے انکار کر دیا تھا جس کے بعد رومان نے کہا کہ وہ صائم کے ساتھ اس سے ملنے آ جائے

وہ صائم کا دوست تھا اس لئے اجالا اس پر بھروسہ کر کے راضی ہو گئی۔

اور پھر صائم تو اس کا رشتے دار تھا اس پر اجالا کو کوئی شک نہ تھا۔

رومان نے اجالا سے کہہ دیا تھا کہ وہ صائم کے گھر چلی جائے پھر وہاں سے صائم کے ساتھ اس سے ملنے آ جائے

اگلے دن وہ نک سک سے تیار ہو کے صائم کے گھر چلی گئی تھی

اب جب اس کے گھر آ گئی تھی تو سوچا ماہرہ سے بھی مل لے

اس لئے گھر میں داخل ہو گئی ورنہ رومان نے اس سے یہی کہا تھا کہ وہ باہر سے ہی صائم کے ساتھ آ جائے۔

وہ گھر میں داخل ہو کے صائم کے والدین سے سلام دعا کر کے ماہرہ کے کمرے کی جانب آئی

مگر اندر سے آنے والی تیز آوازوں نے اس کے اوسان خطا کر دیئے۔

ماہرہ بہت زور زور سے رو رہی تھی شاید صائم اسے مار رہا تھا۔

اس کے رونے کی آواز سن کر اجالا کا تو دل پھٹنے لگا۔

تھوڑی دیر بہت صائم کمرے سے نکل کر باہر آیا تو اجالا کو دیکھ کر چونک گیا۔

پھر سر جھٹک کر باہر کی جانب چلا گیا۔

جب کہ اجالا بہت پریشان ہوتی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی۔

ماہرہ فرش پر گھٹنوں میں سر ڈالے رو رہی تھی۔

"ماہرہ"

اجالا نے لرزتے ہوئے اسے آواز دی تو اس نے چونک کر سرعت سے سر اٹھایا۔

ماہرہ کا چہرہ دیکھ اجالا کا تو دماغ مانو جگہ سے ہی ہل گیا۔

اس کے پورے چہرے پر نیل تھے۔

ہونٹ پھٹا ہوا تھا جس سے خون نکل رہا تھا۔

وہ بہت کمزور دکھ رہی تھی جیسے اس کو کئیں دنوں سے کھانے کو نہ ملا ہو۔

اجالا کو دیکھ ماہرہ اپنی جگہ سے اٹھی اور پھر اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اجالا تو بت بنی بس یہ سب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اگلے پل اس نے اپنے حواس بحال کرتے سائیڈ ٹیبل سے پانی اٹھا کے ماہرہ کو پلایا اور اسے بیڈ پر بٹھایا۔

"ماہرہ یہ سب کیا ہے؟"

وہ بہت فکر مندی سے پوچھنے لگی۔

"جو تم نے دیکھا وہی ہے"

ماہرہ کے لہجے میں تلخی در آئی تھی۔

"اس نے تم پر ہاتھ کیوں اٹھایا؟"

اجالا تشویش سے پوچھنے لگی۔

"وہ مجھ پر ایسے ہی ہاتھ اٹھاتا ہے، شادی کی پہلی رات ہی اسنے مجھے تھپڑ مارا تھا یہ بول کر کہ اس کو میری شکل پسند نہیں"

ماہرہ کی بات سن اجالا کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

"تم اس کا ظلم برداشت کر رہی ہو، تم نے اپنے گھر والوں کو کیوں نہیں بتایا؟"

اجالا سکتے میں گھری کہنے لگی۔

"نہیں اجالا، وہ میری شادی سے بہت سکون میں ہیں, انہیں لگتا ہے میں اپنے گھر میں بہت خوش رہتی ہوں، میں ان کا سکون نہیں غرق کرنا چاہتی تھی، میری وجہ سے میرے ماں باپ سکون میں ہیں مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے, تمہیں میری قسم ہے گھر میں کسی کو کچھ مت بتانا پلیز"

ماہرہ نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر التجا کی تھی۔

اجالا حیرت سے اسے دیکھنے لگی

ایک وہ بیٹی تھی جو اپنے ماں باپ کی خاطر اتنا کچھ برداشت کر رہی تھی کہ ان کو کوئی پریشانی نہ ہو

اور ایک وہ خود تھی جو سکون میں ہونے کے بعد بھی ان کو بلاوجہ دکھ دینے جا رہی تھی

ان سے ناک لگا کے سب برباد کر رہی تھی

"ماہرہ مگر صائم بھائی ایسے لگتے تو نہیں ہیں؟"

اس نے بے یقینی سے استفسار کیا۔

"میں نے تم سے کہا تھا نہ اجالا، ظاہری حالت اور شکل صورت کچھ نہیں ہوتی، انسان کا مخلص ہونا ضروری ہے، صائم کی اچھی شکل صورت میرے کسی کام کی نہیں ہے، آگر مخلص انسان مل جائے تو اسے بہت سنبھال کر رکھنا چاہئیے، قسمت آپ کو بار بار مخلص لوگوں سے نہیں ملواتی۔ میرے ماموں بھلے ہی بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہیں مگر وہ ایک بہت اچھے دل کے انسان ہیں، ایک بہترین ہمسفر ثابت ہوتے وہ مگر تم نے ان کی قدر نہیں کی انہیں کھو دیا، ماموں نے بتایا تھا مجھے کہ وہ تمہیں چھوڑ رہے ہیں"

ماہرہ بہت سنجیدگی سے بولنے لگی۔

"اجالا مجھے معاف کرنا مگر تم اب پلیز یہاں سے جاؤ صائم کو بالکل پسند نہیں ہے کہ میرے میکے سے یہاں کوئی آئے، ایک بار رامین آگئی تھی تو صائم نے اس کے سامنے ہی مجھے بہت ذلیل کیا تھا"

ماہرہ معذرت خواں لہجے میں بولنے لگی۔

اجالا اب اسے کیا بتاتی کہ اسے یہاں صائم نے ہی بلایا تھا۔

وہ وہاں سے اٹھ گئی مگر اس کا دل ماہرہ کے ایک ہی جملے پر ٹکا ہوا تھا۔

"تم نے ان کی قدر نہیں کی، انہیں کھو دیا"

یہ جملہ سن کر نا جانے کیوں اس کا دل بہت بھاری ہو گیا تھا۔

کچھ الگ سا محسوس ہو رہا تھا۔

بہت عجیب سا خوف سا۔۔

کچھ اچھا کھونے کا خوف۔۔۔

سب کچھ کھونے کا خوف۔۔۔

وہ ماہرہ کے گھر سے نکلی تو صائم باہر گاڑی میں ہی بیٹھا تھا۔

"اجالا آ جائو"

صائم نے اسے آواز دے کر گاڑی میں بیٹھنے کا کہا۔

"مجھے کہیں نہیں جانا اور آپ کے دوست سے شادی بھی نہیں کرنی، میں اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہوں"

اجالا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور کر آگے بڑھنے لگی

جب صائم نے گاڑی سے نکل کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا۔

اور اس کی ناک پر رومال رکھ دیا۔

پل میں ہی وہ بیہوش ہو کے اس کے بازوئوں میں جھول گئی۔

صائم نے اسے گاڑی میں پھینکا اور پھر زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔

@@@@@@

اس کی آنکھ کھلی تو خود کو بہت عجیب جگہ پایا۔

یہ کوئی پرانی بوسیدہ عمارت تھی۔

جہاں ہر طرف عورتیں ہی عورتیں تھیں۔

ہر طرح کی۔۔ہر عمر کی عورتیں۔

اس کا سر دھیرے سے چکرا رہا تھا۔

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کہاں ہے۔

پھر ایکدم اس کی نظر وہاں پر موجود پولیس پر پڑی۔

خاتون کانسٹیبل ان عورتوں کو گرفتار کر رہی تھی۔

پولیس نے یہاں ریٹ ماردی تھی کیونکہ یہاں غیر قانونی کام ہوتے تھے۔

ایک پولیس والی نے آکے اجالا کو بھی بازوئوں سے پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جا کر پولیس کی گاڑی میں بٹھادیا۔

اجالا کا ذہن بالکل مائوف تھا۔

کچھ وقت سرکنے کے بعد پولیس اسٹیشن کے سامنے گاڑی رکی۔

اجالا کو بھی اس میں سے زبردستی اتار کر اندر لے جایا گیا۔

باقی عورتیں آگے تھیں اور وہ پیچھے۔

پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر جیسے ہی وردی میں ملبوس سامنے کھڑے شخص پر پڑی۔

اس کا سارا نشہ ایکدم سے اتر گیا۔

حواس جیسے بحال ہو گئے تھے۔

سامنے کھڑا نوجوان بھی اس کو دیکھ چکا تھا۔

اور اس حالت میں اجالا کو دیکھ اس پر جو بیتی تھی وہ لفظوں میں بیان کرنا ناممکن تھا۔

اس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا۔

اس کی بیوی ایسی جگہ سے لائی جا رہی تھی جہاں کا نام بھی اس لڑکی کو نہیں پتا تھا۔

"چھوڑو مجھے"

فواد کو دیکھ اجالا اپنے آپ کو آزاد کراتی وہاں سے بھاگنے کے لئے مچلنے لگی جب وردی پہنی خاتون نے پوری طاقت سے اجالا کے منہ پر تھپڑ رسید کیا۔

تھپڑ اتنا زناٹے دار تھا کہ اجالا کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

سکتے کی حالت میں سامنے کھڑا شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایسا سلوک دیکھ تڑپ اٹھا

اس نے نہ آئو دیکھا نہ تائو اس کی جانب لپکا۔

ایک پولیس کانسٹیبل بہت سختی سے اجالا کا بازو دبوچے کھڑی تھی۔

بکھرے بال، ننگے پیر، بھاری آنکھوں سے اجالا فواد کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

اجالا کے پاس جاتے ہی فواد نے جھٹکے سے اس خاتون سے اجالا کا ہاتھ چھڑایا۔

"ہاتھ کیسے لگایا تم نے میری بیوی کو"

وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ اجالا سہم گئی۔

آج تک اسے ٹھنڈے مزاج میں دیکھا تھا۔

فواد کا یہ روپ اس کے لئے بہت نیا تھا۔

خاص طور پر وردی والا روپ۔

وہ پولیس آفیسر تھا اجالا کو قطعاً نہیں پتا تھا۔

صرف اجالا کو ہی نہیں بلکہ اس کے گھر میں حتیٰ کے فواد کے گھر میں بھی کسی کو علم نہیں تھا

کہ وہ کتنا بڑا آفیسر ہے۔

اس نے سب سے چھپایا ہوا تھا کیونکہ اسے بلاوجہ لوگوں کی اٹینشن لینا بالکل پسند نہیں تھا

فواد کی دھاڑ سن کر وہاں موجود سب لوگ اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"سر یہ لڑکی ہمیں وہیں ملی ہے"

وہ خاتون اس کا غصہ دیکھ فوراً بولی۔

"میری بیوی وہاں کیسے جاسکتی ہے، یہ ایسی ویسی لڑکی نہیں ہے، اسے تو پتا بھی نہیں ہے کہ وہاں ہوتا کیا ہے؟"

خاتون کی بات سن کر فواد سینہ چوڑا کئے غرا کے بولا تو وہ نظریں جھکا گئی۔

فواد کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں تھی۔

یہ آپریشن فواد کی اجازت سے ہی ہو رہا تھا۔

فواد نے ہی انہیں وہاں ریٹ مارنے کا حکم دیا تھا۔

"اجالا تم وہاں کیسے پہنچیں؟"

فواد اب اجالا کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"میں۔۔۔مجھے نہیں پتا"

وہ کچھ بولنے لگی تھی جب یاد آیا کہ وہ یہاں کیسے پہنچی تھی۔

کیا بتاتی فواد کو کہ وہ دوسری شادی کرنے کے لئے کسی سے ملنے گئی تھی۔

اور اس نے دھوکا دے کر اس کو بیچ دیا تھا۔

اس لئے اس نے سر جھکا کے نفی میں سر ہلا دیا۔

فواد نے اس کی حالت دیکھ اس کا ہاتھ نرمی سے تھاما اور پھر ہجوم کو چیرتا ہوا اس کے سنگ پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گیا۔

@@@@@

وہ اسے لئے اپارٹمنٹ آ گیا تھا۔

اجالا کا جسم بخار سے تپ رہا تھا۔

وہ بالکل خاموش تھی۔ سکتے کی حالت میں

اس کا سکتہ ابھی تک ٹوٹا نہ تھا۔

فواد اس کی کنڈیشن سمجھ گیا تھا۔

اس نے اجالا سے کوئی پوچھ گچھ نہ کی۔

اسے پورا بھروسہ تھا اجالا پر۔

وہ خود سے وہاں پہنچ ہی نہیں سکتی تھی۔

اس کی معصومیت سے وہ واقف تھا۔

وہ نادان ضرور تھی مگر دو نمبر نہیں۔

وہ جانتا تھا اجالا کو کسی نے پھنسایا ہے۔

اور جس نے بھی یہ حرکت کی تھی اس نے

اپنے حق میں بہت برا کیا تھا۔

فواداب اسے ہر گز چھوڑنے والا نہیں تھا۔

اس نے اجالا کو بیڈ پر لٹایا اور اسے

کمبل اوڑھادیا۔

وہ بہت ڈر گئی تھی۔آگر واقعی پولیس

وہاں نہیں آتی تو اس کا کیا ہوتا۔

یہ سوچ اس کی جان نگل رہی تھی۔

فواد نے اس کے سرہانے بیٹھ گیا تھا۔

اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر۔

کیا ہوا وہ دونوں علیحدگی کر رہے تھے

مگر ابھی تو وہ اس کی بیوی تھی نا۔

اور اس کا فرض تھا ایسے موقعے پر اس کا ساتھ دینا۔

فواد کی ہتھیلی اجالا کی ہتھیلی سے ملی تو

اس کا نرم لمس محسوس کر کے اجالا کچھ

پر سکون ہوئی۔

ایک تو وہ اپنے ساتھ ہونے والے واقعے پر

شاکڈ تھی پھر اپنے شوہر کی حقیقت نے

اس کے ہوش اڑا دیئے تھے۔

وہ تو واقعی سپر سٹار نکلا تھا۔

اور وہ اس کو کیا سمجھتی رہی۔

کسی نے بالکل صحیح کہا تھا۔

آنکھیں وہیں دکھاتی ہیں جو ہم دیکھنا

چاہتے ہیں

اوراس کی آنکھیں بھی اس کو فواد کا وہی

روپ دکھا رہی تھیں جو وہ دیکھنا چاہتی تھی

مگر خیر آج وہ پردہ ہٹ ہی گیا تھا۔

پولیس کی وردی میں ملبوس سرہانے بیٹھا

اپنا شوہر اسے اس دنیا کا سب سے حسین مرد

لگا تھا۔

اور کیوں نہ لگتا۔ جس موقع پر اسے سب کے سامنے

دو تھپڑ لگا کے اسے جیل میں ڈال دینا تھا۔

اس موقع پر وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے وہاں

سے لے آیا تھا جہاں سے نکلنا اتنا آسان نہیں۔

یہ پرواہ کئے بغیر کہ باقی کے لوگ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے اس نے اجالا کو اپنی

بیوی ماننے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تھی۔

وہ بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ انسان

سپر سٹار اپنے ظاہری حالت یا خوبصورتی سے نہیں ہوتا۔۔۔بلکہ عمل، اخلاق اور صاف دل سے ہوتا ہے۔خوبصورت تو ولن بھی ہوتے ہیں۔گورے چٹے تو ولن بھی ہوتے ہیں۔لمبے چوڑے تو ولن بھی ہوتے ہیں۔

ہیر و اور ولن میں جو چیز فرق کرتی ہے وہ ہی تو اچھائی اور برائی ہے۔

اچھائی انسان کو ہیر و اور برائی انسان کو ولن بناتی ہے۔

ظاہر کی تو کوئی قیمت ہی نہیں۔

فواد کا ہاتھ تھامے وہ کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی اسے پتا ہی نہ چلا۔

@@@@@

وہ سو کے اٹھی تو کل کے مقابلے میں آج خود کو کافی فریش محسوس کیا۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا اور واشروم کی جانب چل دی۔

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کے باہر آئی تو فواد کمرے میں داخل ہوتا دکھا۔

اس کے ایک ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے تھی اور دوسرے ہاتھ میں چند کاغذات۔

"میں تمہاری طرف آنے کا سوچ ہی رہا تھا، اب تم آگئی ہو تو سوچا ڈائیورس پیپر تمہیں یہیں دے دوں، مجھ میں تمہارے پیرنٹس کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے، بہت چاہ سے انہوں نے مجھے داماد نہیں بیٹا بنایا تھا، یہ ناشتہ کر لو پھر ریڈی ہو جاؤ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا"

فواد نے اس کے سامنے ٹرے رکھی اور کاغذات بیڈ پر رکھ دیئے۔

اجالا کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔اپنی غلطیوں کا شدت سے احساس ہوا۔

"یہ اپارٹمنٹ میں نے تمہارے نام کر دیا ہے اجالا، میں تمہیں کوئی بڑا تحفہ نہیں دے سکا تھا اس لئے سوچا یہی دے دوں، انکل آنٹی بھی بوڑھے ہو رہے ہیں، میں نہیں چاہتا تم طلاق کے بعد ان پر بوجھ بنو اور وہ رینٹ پر رہتے ہیں اس لئے تم ان کے ساتھ یہیں شفٹ ہو جانا، میں اپنا سامان یہاں سے ہٹا دوں گا۔یہ چیک تمہاری حق مہر کی رقم ہے اور آخری بات مجھ سے کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو مجھے معاف کر دینا"

فواد کا غذات کی طرف اشارہ کر کے اسے نم آنکھوں سے بتا رہا تھا۔

اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو اجالا آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔

وہ فواد کی باتیں برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ اس سے جدا نہیں ہونا چاہتی تھی پھر چاہے اسکے پیروں میں گر کر معافی مانگتی۔

فواد اس سے اپنے آنسو چھپا رہا تھا۔

اتنا قابل آفیسر اپنی من پسند عورت کے سامنے کتنا بے بس تھا۔

وہ جو لوگوں کے آنسو صاف کرتا تھا آج خود کے آنسو صاف کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

اجالا بہت ضبط کرنے کے بعد بیڈ سے اٹھی اور آگے بڑھ کے اس کے سینے سے لگ گئی۔

فواد اس اچانک افتاد پر چونک سا گیا۔اجالا اس کے سینے میں چھپ کر بری طرح سے رونے لگی۔

"مجھے معاف کر دیں، میں نے اپنے گھر والوں پر غصے کی وجہ سے آپ کے ساتھ بہت برا کر دیا. مجھے مت چھوڑیں پلیز، میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی، میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ آپ کو کبھی تکلیف نہیں دوں گی"

اس کے شرٹ کو مضبوطی سے جکڑ کر وہ روتے ہوئے بولی تو فواد کو اس پر خوب پیار آیا۔اجالا کو وقت پر اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔

فواد کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چمکنے لگے۔اس نے اجالا کی کمر کے گرد ہاتھ باندھے اور پھر اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔اس لڑکی نے جتنی اس کی جان ہلکان کی تھی اتنا ہی اب وہ اس سے سکون پانا چاہتا تھا۔

@@@@@

وہ سونے سے پہلے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہاتھ میں کریم کی ڈبیہ لئے چہرے پر لگا رہا تھا۔

اجالا کام نمٹا کے کمرے میں داخل ہوئی تو حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"

وہ حیرت زدہ سی استفسار کرنے لگی۔

"رنگ گورا کرنے کی کریم لگا رہا ہوں تاکہ تم مجھے چھوڑ کر نہ جائو اور میں تمہارے آئیڈیل جیسے گورا چٹا ہو جائوں"

فواد نے سادگی سے اسے جواب دیا تو اجالا شرمندہ ہو گئی۔

اس نے آگے بڑھ کر فواد کے ہاتھ سے ڈبیہ لے کر کمرے کے کونے میں رکھے ڈسٹبن میں پھینک دی پھر اس کے دونوں ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لئے اس کے روبرو کھڑے ہو کے پیار سے اسے دیکھنے لگی

"آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے، آپ ویسے ہی بہت پیارے ہیں، میرے آئیڈیل سے بھی لاکھ گناہ زیادہ پیارے، میرے ہیرو بلکہ صرف میرے ہی نہیں اس قوم کے ہیرو ایک ایماندار اور قابل پولیس آفیسر "

اجالا نے پیار سے اس کے گال پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"فواد محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"آپ کو پتا ہے کل جب آپ نے ایک بہت بڑے گینگ کو پکڑا یا اور ہر جگہ آپ کی واہ واہ ہو رہی تھی تو پڑوس والی آنٹی بولنے لگیں "اجالا کا سیاں تو سپر سٹار" ہے، میں نے کہا بالکل وہ سپر سٹار ہے، میرا سیاں سپر سٹار"

وہ بچوں کی طرح خوش ہو کے بولتے بہت نرمی سے اس کے سینے پر سر رکھ گئی تھی، فواد نے جھک کر اپنے سینے سے لگی اس پیاری سی لڑکی کے بالوں پر لب رکھ کر اس کے گرد ہاتھ باندھتے آنکھیں موند لی تھیں۔

@@@@@

اجالا نے فواد کو صائم اور رومان کے بارے میں سب بتا دیا تھا۔

فواد نے ماہرہ کو صائم سے آزاد کرادیا تھا اور انہیں کئیں سالوں کی جیل کرادی تھی کیونکہ انویسٹیگیشن کے بعد فواد کو پتا چلا کے لڑکیوں کے ساتھ ایسی حرکات کر کے ہی وہ اتنے پیسے والے ہوئے تھے۔

اجالا اور فواد کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا تھا۔وہ لوگ بہت خوش تھے۔اجالا کی وقت پر سمجھداری نے دو زندگیاں خراب ہونے سے بچالی تھیں۔

ماہرہ کی بھی فواد کے دوست سے شادی ہو گئی تھی، فواد کا دوست یاسر بہت اچھا تھا،اس نے ماہرہ کے سارے زخموں پر مرہم رکھ دیا تھا۔اجالا کو زندگی کا بہت بڑا سبق ملا تھا خوبصورت چہرے والے لوگوں سے خوبصورت دل والے لوگ ہمیشہ برتر رہتے ہیں۔چہرے کی خوبصورتی کی کوئی اہمیت نہیں ہے دل کی خوبصورتی آپ کو اہم بناتی ہے اور آگر کوئی مخلص مل جائے تو اس کی قدر کر کے اسے سنبھال کے رکھنا چاہیئے نا کہ اپنی بیو قوفیوں سے اسے کھونا چاہیئے کیونکہ اس منافقت بھرے زمانے میں مخلص ساتھی مل جانا بہت بڑی نعمت ہے۔

@@@@@

چھ سال بعد!!!

"میرے سیاں سپر سٹار جی اٹھ جائیں صبح ہو گئی ہے"

وہ اسے ہمیشہ سے یہی بولتی تھی۔روز صبح وہ اسے ایسے ہیں میٹھے لفظوں سے جگاتی تھی۔

"ماما میں بھی بڑا ہو کے بابا جان کی طرح سپر مین بنوں گا"

اس کا پانچ سالہ بیٹا حوریم کمرے میں آ کے اپنا اسکول بیگ اٹھاتا بولا۔

"اچھا وہ کیسے؟"

اجالا تجسس سے پوچھنے لگی۔

"بابا کی طرح ہائٹ نکال کے اور بابا کی طرح پف والے بال رکھ کے، بابا کی طرح وردی پہن کر سپر مین بن جائوں گا"

وہ ننھا بچہ دماغ پر زور لگاتا جواب دینے لگا۔

"ادھر آئو حوریم"

اجالا نے نرمی سے اسے اپنے پاس بلایا، وہ کندھے پر بیگ لٹکائے اپنی ماں کے پاس آ کے بیٹھ گیا، فواد بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور غور سے ماں بیٹے کی بات سن رہا تھا۔

"سپر مین اچھی ہائٹ اچھی باڈی اور اچھے کلر کمپلیکشن سے نہیں بلکہ سپر مین دوسروں کا احساس کر کے، ان کا خیال کر کے، ان کی مدد کر کے، اپنے حقوق و فرائض ادا کر کے اور سب سے حسن سلوک کرنے سے بنتے ہیں"

اجالا نے اس کے ماتھے پر ہلکی سی چپت لگا کے اس کی سوچ کا زاویہ بدلا تھا۔وہ نہیں چاہتی تھی اس کا بیٹا بھی حسن اور خوبصورتی کو سب کچھ سمجھے۔

"پھر تو میرے بابا جان سپر سے بھی اوپر والے سپر مین ہیں کیونکہ بابا ہر روز مجھے اسکول سے گھر لاتے ہوئے ہمارے اسکول کے چوکیدار انکل کو پیسے اور کھانا دیتے ہیں، اور بابا آپ کا اور میرا بھی کتنا خیال رکھتے ہیں اور ہماری بلڈنگ میں سب بابا کی کتنی تعریف کرتے ہیں"

وہ ننھا سا بچہ بہت معصومیت سے بولا تو فواد نے مسکراتے ہوئے اس کے بالوں پر بوسہ دیا جب ہی اس کی وین آئی اور وہ باہر کی طرف بھاگ گیا۔

"تم نے اسے میرے بارے میں تو بتادیا، اپنے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟"

حوریم کے باہر جاتے ہی فواد اجالا کا ہاتھ نرمی سے تھامتے ہوئے مخاطب ہوا۔

"اپنے بارے میں کیا؟"

اجالا متجسس ہوتی پوچھنے لگی۔

"یہی کہ تم ایک سپر مین کی سپر وومین ہے"

فواد نے دوسرے ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی کو چھوا تھا۔

"میں سپر وومین کیسے ہوئی؟"

وہ بھنوئیں اچکائے پوچھنے لگی۔

"تم میرا، اپنے گھر کا اور ہمارے بیٹے کا کتنا خیال رکھتی ہو، سارا دن گھر کے کام کرتی ہو ، حوریم کو پڑھاتی ہو، مجھے ٹائم دیتی ہو, جب میں پریشان ہوتا ہوں تو مجھے سمجھاتی ہو، جب میں الجھا ہوا ہوتا ہوں تو میری الجھنیں سلجھاتی ہو، جب مجھے کوئی راہ نظر نہیں آتی تو تم اس راہ میں روشنی بن کر کھڑی ہو جاتی ہو، جب میں اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتا ہوں تو تم اپنی محبت سے مجھے ایک نئے سرے سے جوڑتی ہو، اتنا سب کچھ کرتی کو تم سپر وومین ہوئیں نہ؟"

فواد بہت میٹھے لہجے میں اس سے پوچھنے لگا، اس کی بات غور سے سنتی اجالا سر جھٹک کر ہنس دی۔

"ہر عورت سپر وومین ہوتی ہے کیونکہ ہر عورت ایسے ہی اپنے شوہر بچوں اور گھر کا خیال رکھتی ہے"

وہ اس کے بالوں میں شرارت سے انگلیاں پھیرتے اس کے بال بکھیر گئی تھی۔

"چلو ڈارلنگ آج تم بیٹھو میں ناشتہ بناتا ہوں"

فواد کو اس پر لاڈ آیا تو خود ناشتہ بنانے کا ارادہ کیئے اٹھ گیا۔

"کیوں آج کوئی خاص دن ہے؟"

اجالا کچھ سوچتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"میرے لئے تو ہر دن ہی بہت خاص ہے کیونکہ تم میرے ساتھ جو ہو"

فواد نے اسے دیکھ شرارت سے کہا اور پھر واشروم کی جانب چل دیا۔ کچھ وقت سرکنے کے بعد وہ دونوں کچن میں کھڑے مل کر ناشتہ بنا رہے تھے۔

"اجالا یہ جا کے سلمی بی بی کو دے آئو"

فواد نے گرما گرم پراٹھا توے سے اتار کر ٹرے میں رکھا اور اجالا کو مخاطب کیا۔

اجالا بھی آملیٹ اور چائے کا مگ ٹرے میں رکھ چکی تھی۔

"بی بی جی میں خود اٹھا لوں گی آپ صاحب کی مدد کریں"

کچن کے باہر بیٹھی ملازمہ سلمی فواد کی بات سن کر کچن میں آ کے اجالا کے ہاتھ سے ٹرے لے چکی تھی۔

"ویسے بی بی جی ایک بات بولوں؟"

سلمی نے ایپرن پہنے فواد کو ایک نظر دیکھ اجالا کو مخاطب کیا۔

"آپ اور صاحب بہت اچھے ہیں ورنہ آج کل کوئی ملازموں کو انسان نہیں سمجھتا اور آپ لوگ مجھے اپنے گھر کا افراد سمجھتے ہیں"

سلمی بیگم نے نم لہجے میں بولی تھی، اپنے مالکان کی محبت دیکھ وہ زرا ایموشنل ہو گئی تھیں۔

"سلمی جب تک ہم ایک دوسرے کا احساس نہیں کریں گے ہم انسان کیسے کہلائیں گے؟
"

چولہے کے آگے کھڑے ہو کے مہارت سے پراٹھے بناتے فواد نے نرمی سے اسے جواب دیا۔

"بی بی جی آپ بالکل ٹھیک کہتی ہیں آپ کے سیاں واقعی ہی سپر سٹار ہیں"

سلمی خوش ہو کے کہتے ہوئے اپنا ناشتہ لئے ڈرائنگ روم میں چلی گئی تھی جب کہ اس کی بات سن کر اجالا آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے فواد کے بازو کے گرد اپنا بازو ولپیٹ کر اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی، محبوب بیوی کے اتنے لاڈ کھانے پر فواد کے لبوں پر بڑی پیاری سی مسکراہٹ پھیل جاتی تھی۔

ختم شدہ

ناول کے اختتام پر آپ کے قیمتی الفاظ کی منتظر رہوں گی۔ شکریہ

OWC NHN OWC NHN
NHN
NovelHiNovel.Com
OWC
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

خُتم شد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959